# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۵/۱کتوبر ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۹ شعبان ۱۴۲۵ھ بروز منگل بوقت صبح گیارہ بجے زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡ کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ o اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ط فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ط فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَھُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ط وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ o صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمِ ط

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳۔۱۸٤)

ترجمہ: مسلمانوں! جس طرح تم سے پہلے لوگوں (یعنی اہل کتاب) پر روزہ رکھنا فرض تھا۔ تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم (بہت سے گناہوں سے) بچو (وہ بھی گنتی کے چندروز ہیں) اس پر بھی جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی (پوری کر دے) اور جن (بیماروں اور مسافروں) کو کھانا دینے کا مقدور ہے ان پر ایک روزے کا بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے اس پر بھی جو شخص اپنی خوشی سے نیک کام کرنا چاہے تو یہ اس کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اور سمجھو تو روزہ رکھنا (بہر حال) تمہارے حق میں بہتر ہے۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت

جناب اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔
میر جان محمد جمالی، جناب عبدالرحیم زیارتوال، جناب شاہ زمان رند اور محترمہ ثمینہ سعید۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> جی

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> قاعدہ نمبر ۱۷۷ کے تحت اور قاعدہ نمبر ۲۰۱ کے تحت جناب اسپیکر! یہاں لکھا گیا ہے کہ کارروائی شروع کرنے سے قبل آپ اسپیکر کی اجازت سے اس پر بول سکتے ہیں جناب اسپیکر! یہاں لکھا گیا ہے کہ مقررہ وقت پر اجلاس شروع ہوگا۔ جس نے لکھا ہے وہ بھی چالیس منٹ تاخیر سے ایوان میں پہنچا ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے جناب اسپیکر! ہم ایک گھنٹہ سے اس ایوان میں بیٹھیں ہوئے ہیں ٹائم کی کوئی پابندی نہیں۔ جناب اسپیکر! اگر دس بجے ناممکن ہے تو اجلاس گیارہ بجے رکھ دیں ایک بجے یا دو بجے رکھ دیں جوان کو پسند ہے کیونکہ ہم یہاں آتے ہیں اور کافی انتظار کرتے ہیں۔ کبھی گھنٹہ اور کبھی ڈیڑھ گھنٹہ انتظار ہوتا ہے۔ یہ تو جناب اسپیکر! اسمبلی کی روایات کی نفی ہورہی ہے۔ ہم ٹائم کی پابندی نہیں کر سکتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر:</u> سردار صاحب! یہ تو شروع ہی سے ہم لوگ رونا رو رہے ہیں کہ ابھی بھی گھنٹی شروع تھی کہ میں آیا کورم پورا نہیں تھا میں مجبور ہوکر خود روانہ ہوا۔ کورم پورا کرنا اوران کی ذمہ داری ہے جب کورم پورا ہوگا تب اسپیکر آئیگا۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> محترم اسپیکر صاحب! یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ مقررہ وقت پر اجلاس شروع ہوگا۔ کورم پورا نہ ہوا تو قاعدہ نمبر ۱۹۵ کے تحت پہلے مرحلے میں پانچ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جائے گا اگر اس دوران کورم مکمل نہ ہوسکا تو پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جائے گا۔ تب بھی کورم کا مسئلہ برقرار رہا تو نشست اگلی دی گئی تاریخ تک ملتوی کی جائیگی یہاں پر قانون کی وضاحت کردی گئی ہے پھر اس قانون پر implement ہو جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر:</u> آئندہ مجبور ہوکر ہم یہی کریں گے ابھی درگزر کردیں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u>xxxxxxxxxxxxxxx ہمارے جو سوالات تھے پچھلے اجلاس میں اس وجہ

سے ادھورے رہ گئے کہ وزراء صاحبان کی عدم موجودگی کی وجہ سے جب ہمارے سوالات آتے ہیں تو محترم وزیر صاحب اس دن چھٹی کر جاتے ہیں یا ان کو کوئی بیماری یا کوئی خوف طاری ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ہمارے اہم سوالات drop ہو جاتے ہیں۔ انکو accept نہیں کیا جاتا۔ یہاں پر ایک افیسر نے لکھا ہے کہ آپ ہر سوال کے لئے تازہ نوٹس دینگے جناب اسپیکر ایسا نہیں ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> سردار صاحب! آپ نے رولز چیک کیا ہے وہ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں۔ آپ خواہ مخوا ہاؤس کا ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔ اگر رولز میں اس طرح نہیں تو ہم اس کو سزا دینگے۔ اگر رولز میں موجود ہے تو ہم رولز کو پامال نہیں کریں گے۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> جناب اسپیکر! جب وزیر صاحب نہیں ہوتے تو اس کی punishment کون دیں گے۔ جس کے حوالے سے ہمارے سوالات آتے ہیں اور وہ اسمبلی نہیں آتے ان کی حاضری کو کون یقینی بنائے گا۔

<u>جناب اسپیکر:</u> جہاں تک آپ نے کہا تھا کہ ایک ۱۶ گریڈ کا افسر ایم پی اے کو لکھ سکتا ہے اس سلسلے میں تمام حکومت کی کارروائی دیکھیں جہاں ایم پی اے فنڈز کے لئے جو نوٹس ملتا ہے وہ بھی ایک سیکشن افسر ہی sign کرتا ہے۔ منسٹر کبھی sign نہیں کرے گا۔ جو بھی نوٹیفکیشن جاری ہوتا ہے وہ سیکشن افسر ہی جاری کرتا ہے۔ فیصلہ اوپر ہوتا ہے آرڈر یہ جاری کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ لوگوں کو بتایا گیا ہے۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے اس رولز کو دیکھتے ہیں سیکرٹری اسمبلی صاحب ہمیں لکھے گا آپ کی اسمبلی کا سیکرٹری پابند ہیں۔ ہم کو لکھنے کے حوالے سے۔

<u>جان محمد بلیدی:</u> جناب اسپیکر! یہ ایک عام مسئلہ نہیں ہے کوئی نوٹس اس طرح نہیں کہ اجلاس ہو رہا ہے کوئی ایجنڈا نہیں یہ باقاعدہ ایک ہدایت نامہ جاری کر دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا استحقاق کو مجروع کر دیا گیا ہے۔ جو ممبران یہاں تشریف فرما ہیں یہ پہلا دن نہیں ہے دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے تمام قواعد و ضوابط اچھی طرح جانتے ہیں۔ لیکن ان تمام کی ایک لیٹر کے ذریعے اس لئے توہین کی گئی ہے کہ وہ اپنی جمعداری دکھانے کی بات کی گئی ہے۔ ہم میں اگر کوئی کمی ہے۔ آپ ہمارے اسپیکر ہیں اس ادارے نے آپ کو اسپیکر بنایا ہے باہر سے آپ اسپیکر بن کر نہیں آئے بلکہ اس ایوان نے آپ کو اسپیکر بنایا ہے آپ

ہدایات جاری کریں اور ہم سننے کے لئے تیار ہیں لیکن ایک سیکرٹری رات کو جی چاہے ایک پلندہ اٹھا کر لکھیں کہ اس طرح ضوابط کی خلاف ورزی ہے۔اس طرح نہیں ہوتا ہے جبکہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ قومی اسمبلی اور سینٹ میں وہی کچھ ہوا شورشرابا جب ایک ہدایت جاری کردی گئی تو یہی صورتحال سب کے سامنے آئی تو یہاں بھی وہی کچھ ہوا کہ اس کی کیا مجال کہ وہ ہمیں لکھیں آپ ہدایات جاری کریں روزانہ اجلاس ختم ہوتا ہے ہم نے کبھی اس کو برا نہیں مانا لیکن اس بات کا ضرور برا مان لیں گے۔ xxxxxxxxxxxx یہ اسمبلی ہے یا کوئی مذاق بنا ہوا ہے کہ جس کا جی چاہے کچھ لکھ کر ہمارے ایجنڈے کے ساتھ ہمیں بھیجوا دیں کہ کل آپ نے ان تمام چیزوں کی پابندی کرنی ہے یہ کوئی مذاق نہیں ہے یہ اسمبلی ہے اور آپ بحثیت اسپیکر اگر یہاں بیٹھیں گے تو ممبر ہونگے اور وہاں بیٹھ کر ہمارے اسپیکر ہیں آپ کو اس پورے تقدس کا خیال رکھنا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس لیٹر سے اس ایوان کا تقدس مجروح ہوا ہے اور اسکی آپ بالکل وضاحت کریں کہ آئندہ اس طرح کا کوئی لیٹر بھی کسی صورت میں نہیں آنا چاہیئے۔

<u>محمد نسیم ترپالئی</u>: جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر</u>: آپ نے بھی یہی بات کرنی ہے وہ تو ہو گیا۔

<u>محمد نسیم ترپالئی</u>: جناب اسپیکر! وہ بھی کھانا کھاتا ہے اور میں بھی کھاتا ہوں۔اس طرح تو نہیں کہ اس نے کھالیا اور میں بیٹھ جاؤں بات دراصل یہ ہے کہ ہمیں اپنی وضاحت کرنی ہے جناب اسپیکر! تین چار مہینے سے ہم نے بہت ہی جدوجہد کے نتیجے میں درجنوں سوالات ہمارے آج کے اجلاس سے رہ گئے وہ صرف ایک افسر کی وجہ سے انہوں نے ہمیں یہی لیٹر لکھا ہے کہ بھائی یہ جو تازگی کا نوٹس دے دیں ہم لوگوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے تازگی کا نوٹس بھی دے دیا مگر آج وہ سوالات ہیں جو پچھلے اجلاس میں موخر ہیں وہ سارے کے سارے رہ گئے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اجلاس اس وقت تک شروع نہ کیا جائے جس وقت وہ سوالات اسمبلی میں نہ آئیں تو جناب اسپیکر! یہی معاملات ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: آپ تمام ایک بات سنیں اب آخر تنگ آمد بہ جنگ آمد میں نے کئی دفعہ کہا کہ اجلاس کو چلانے کیلئے مشاورتی قسم کی کمیٹی ہوتا کہ ہر ایجنڈے سے پہلے اس کی کارروائی دیکھ کر کے یہ کرنا ہے۔لیکن وہ تو ہوتی نہیں جب ہم لوگ relaxation دے دیتے ہیں اور آپ لوگوں کو بولنے دے دیتے ہیں۔تو

کوئی رولز کی پرواکئے بغیر جو کچھ دل میں ہے کہہ دیتے ہیں۔

محمد نسیم تریالئی: جناب اسپیکر!xxxxxxxxxxxxxxxxxxx۔

جناب اسپیکر: تریالئی صاحب please! آپ لوگ حد سے زیادہ کر کے جا رہے ہیں اسمبلی ملازمین کے بارے میں ۔۔۔ یہ جو بات آپ کر رہے ہیں یہ ایسی باتیں نہیں ہیں۔ یہ بھی ایک ملازم نے آپ کو بریف کیا ہوا ہے۔

محمد نسیم تریالئی: اس ملازم نے لکھا ہے کہ اجلاس ٹھیک وقت پر شروع ہوگا اگر وقت پر شروع نہیں ہوا تو پانچ منٹ کے لئے ملتوی ہوگا۔ اگر پانچ منٹ میں بھی دوبارہ شروع نہیں ہوسکا تو پندرہ منٹ کے لئے ابھی ایک گھنٹہ دس منٹ لیٹ اجلاس شروع ہوا ہے اس کا قانون کہاں ہے۔ یہ قانون apply کرتا ہے ابھی۔ جبکہ آپ نے کہا کہ پانچ منٹ میں شروع ہوگا وہ پانچ منٹ کہاں ہے۔ رولز پر عمل ہونا چاہیئے۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر! اجازت ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر جان محمد خان جمالی: کیونکہ یہ ایوان کی ڈیکورم کی بات ہے جسمیں اسپیکر کا ایک کردار اور ایوان کے ممبروں کے کردار کے بارے میں۔ جناب اسپیکر! آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں ہمارے ووٹوں سے اور ہم نے آپکو یہ اختیار دیا ہے کہ آپ اس ایوان کو چلائیں خوش اسلوبی سے اور عزت وقار کے ساتھ اور یہ دونوں اطراف سے یہ بات آئے گی تالی دونوں ہاتھ سے بجے گی ہمیں کچھ سیکھنا ہے بڑے ایوان سے ۔ جناب اسپیکر پچھلے دنوں آپ امریکہ گئے ہوئے تھے تو ہمارے وفاقی وزیر پارلیمانی امور شیر افگن نیازی صاحب نے ایک چھٹی ٹریژری بنچز کے اراکین کو بھیج دی۔ سینٹ اور قومی اسمبلی میں اس پر اتنی لے دے ہوئی کہ وفاقی وزیر پارلیمانی امور کو معذرت کے الفاظ کہنے پڑیں۔ سینٹ میں بھی اور نیشنل اسمبلی میں۔ وہ بھی اس قسم کا مسئلہ تھا۔ وہ صرف ٹریژری بنچز کو ہدایت جارہی کی تھی کہ آپ ٹائم پر آئیں اپنی حاضری show کریں۔ اس پر بھی بہت سخت اعتراض ہوا۔ ہم وہ لوگ ہیں جو آپ سے اس ایوان کے حوالے سے سینئر ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ایوان خوش اسلوبی سے اور جمہوری طریقے سے چلے۔ مہذب بحکم جناب اسپیکر صاحب قاعدہ نمبر ۲۱۸ کے تحت الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے xxxxxxxxxxx

پارلیمانی آداب میں رہتے ہوئے اور بلوچستان کی روایات میں رہتے ہوئے چلے ۔ جیسا کہ مولانا دُرمحمد صاحب نے کہا کہ بلوچستان کی جو روایات ہیں وہ اسلام کے نزدیک ترین ہیں۔ گزارش میری یہ ہے کہ ہر اجلاس کا جب سیشن announce ہوتا ہے اجلاس شام کو بلالیں، میں رائے دیتا ہوں اس میں تبدیلی بھی آسکتی ہے۔ صبح کو چیف منسٹر بمعہ ٹریژری بنچز اور لیڈر آف اپوزیشن اسپیکر کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور معاملات طے کرتے ہیں کہ سیشن کے دوران اجلاس کو کس طرح چلایا جائے، یہ ایجنڈا ہے اگر آپ اسطرح کریں گے تو آپ کا ایوان بڑی خوش اسلوبی سے چلے گا۔ تنازعے بھی پیدا نہیں ہونگے، معاملات بھی نہیں اُٹھیں گے اور اصول یہ ہے کہ جو اسمبلی ہے وہ انتظامیہ سے مختلف ہے منسٹر کا پی ایس یا سیکرٹری فنانس چھٹی بھیج سکتا ہے پی اینڈ ڈی لیکن اسمبلی آداب مختلف ہوتے ہیں اور جو اسمبلی کے آداب ہوتے ہیں وہ superior ہوتے ہیں انتظامیہ سے، please یہ ذہن میں رکھ لیں۔ تو آپ کے ذریعے یا آپ کے سیکرٹری کے ذریعے ہر چیز آنی چاہئے۔ سیکرٹری سینئر آدمی ہوتا ہے۔ اگر آپ اس طرح کریں گے تو آپ کا معاملہ خوش اسلوبی سے چلے گا۔

<u>جناب اسپیکر:</u> یہ تجویز آپ کی صحیح بھی ہے اور نوٹ بھی کی ہے چھٹی کے بارے میں لیکن آپ نے سیشن کے بارے میں ٹریژری اور اپوزیشن بنچز کی تجویز دی ہے یہ میں نے پہلے بھی تجویز دی ہوئی ہے کہ سیشن سے پہلے اگر ٹریژری بنچز کا قائد جو بھی ہوگا یا اپوزیشن سے وہاں بیٹھ کر سیشن کے حوالے سے یا اگلے دن کی کارروائی کے حوالے سے جو بھی مشاورت ہو ں وہ کیا کریں اس میں سب کی بھلا ہوگی ۔ جی زیارتوال صاحب!

<u>عبدالرحیم زیارتوال:</u> شکریہ جناب اسپیکر! یہ جو انہوں نے لیٹر لکھا ہے جناب! سرکار یا گورنمنٹ کے کسی بھی آفیسر یا کسی بھی اہلکار کی جانب سے جو بھی لیٹر جاتا ہے کسی کے پاس خصوصاً ایم پی ایز کے پاس تو شروع میں لکھا ہوتا ہے۔ .......the undersigned is directed۔ یہاں انہوں نے اپنی طرف سے لکھا ہے۔ اگر آپ نے اس کو حکم دیا ہے تو اس کا یہاں authority کا ذکر ہوتا تو یہ ٹھیک۔ لیکن یہ technically اس بنیاد پر غلط ہے کہ ایک ہماری subordinate اس ہاؤس کا ایک ملازم وہ پوری ہاؤس کو guide کر رہا ہے۔ اس کو لکھ رہا ہے کہ آپ کو یہ کرنا ہے، ٹائم ایسا ہوگا، فلاں چیز ایسی

ہوگی۔ اگر آپ کیطرف سے آتا وہ کہتا کہ undersigned is directed by the authority جوبھی ہے الفاظ توٹھیک رہتا۔ یہاں پہ انہوں نے اپنی جانب سے اسمبلی کے تمام ممبران کو لکھاہے اوراس طریقے سے انہوں نے یہ غلطی کی ہے کہ اس ہاؤس کے ممبران کے استحقاق کومجروح کیا ہےاورانہوں نے یہ کام کیابڑاغلط کیا ہے۔اس کو پہلے سیکھنا چاہیئے ۔اگرآپ نے اس کو ہدایت دی ہے تو اس کا اس لیٹر میں حوالہ ہونا چاہیئے ۔authority کا یعنی کہ on the behalf فلاں اگر authority کی جانب سے وہ لکھتا تو یہ ٹھیک رہتا ان سے ایک غلطی ہوگئی ہے اور یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> یہاں پر جولکھا ہے آپ نے یہ پڑھا ہے۔جناب اسپیکر نے یہ بات شدت سے محسوس کی ہےاوراس ضمن میں ان کی ہدایت آپ کی خدمت میں گزارش کی جارہی ہے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال:</u> اگر رولز کی بات ہے رولزتو پہلے سے موجود ہیں۔رولز کے بارے میں وہ ہمیں تو نہ کہیں۔رولز کے بارے میں اگرکوئی چیز ہے۔کوئی بات کرتا ہے یا ضابطے کے خلاف جاتاہے تو as a custodian آپ اس کوگائیڈ کریں گے۔کہ یہ بات آپ رولز کے خلاف کررہے ہیں ان کو یہ حق نہیں پہنچتا جناب اسپیکر! کہ وہ اس طریقے سے لیٹرلکھیں۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ(قائدحزب اختلاف):</u> جناب اسپیکر! میرے دوستوں نے بہت سی باتیں کیں مجھے تو بولنا نہیں چاہیئے جیسا کہ رولز کے بارے میں آپ نے کہا تھا۔آئین کی custodian کا ہماراہائیکورٹ ہے آیاکوئی تھرڈ آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ آئین کی آرٹیکل ۲۵ کی خلاف ورزی ہوئی ہے ہمارے اسمبلی رولز کے مالک آپ ہیں۔آپ ہمیں جو ہدایات دیں گے وہ سرآنکھوں پرلیکن ایسا نہیں کہ آخرہم لوگ نمائندے ہیں ہماراایک status جودوسرے مہذب معاشرے میں ایک معززممبرکا ہوتا ہے ۔آپ خودہی ایک ایڈوانس معاشرے سے ہوکرآئے ہیں۔اور میں آپ کی خدمت میں ایک بات اور بھی کہوں یہاں ایک ایسی بے پروائی ہے کہ ہم لوگ تحریک التوایاقرارداد submit کرلیں گے یہ ان کی اہمیت کونہیں جانتے کوئی third آدمی کہتاہے کہ اسکو kill کریں اورکردیں گے۔کبھی کبھاران چیزوں کو آپ کے نوٹس میں نہیں لاتے ہیں۔ابھی میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آج ہم لوگ صبح سے

چیف منسٹر صاحب سے discuss کر رہے ہیں عبدالکریم شاہوانی کے معاملے میں۔کل ہم لوگوں نے تحریک التوا پیش کی اور آج ٹیبل table نہیں ہوا کیونکہ ان افسران کو کسی نے کہا کہ اس کو آج پیش نہ ہونے دیں۔ یہ کچھ ایسی چیزیں ہیں آپ وہاں لوگوں کے کردار کو دیکھ لیں۔ ہمارے لئے سارے قابل احترام ہیں ہمارے سارے بھائی ہیں کہ آپ جو یہ ڈیپارٹمنٹ یا سیکرٹریٹ بہت اہم اور نازک ڈیپارٹمنٹ ہے ہم یہی کہیں گے۔ میں نے خود ہی سیکرٹری صاحب کو کہا کہ خدا کے لئے اور آپ سے بھی ہم لوگوں نے رابطہ کیا کہ ہماری تحریک اور استحقاق تحریک التوا ہیں۔ ہماری جو تحریک التوا ہے وہ آج ٹیبل table نہیں ہوئی۔ جناب یہ معاملات ایسے ہیں آپ ان چیزوں پر نظر رکھیں۔ ہم کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ٹھیک طریقے سے اسمبلی چلے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> یہ سارے پوائنٹس میں نے نوٹ note کئے ہیں۔ کچکول صاحب جن جن ساتھیوں نے پوائنٹس آؤٹ کئے وہ میں نے نوٹ note کیا۔ اجلاس کے بعد میں اس کو دیکھتا ہوں اور چھٹی کے بارے میں بھی۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ:</u> ہماری تحریک التوا جو تھی۔ شاہوانی قوم کے ایک لڑکے کو گزشتہ ماہ کی ۲۵ تاریخ کو مار ڈالا گیا ہے۔ تحریک التوا میں نے اور زیارتوال نے مشترکہ طور پر submit کی لیکن۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر:</u> **(وقفہ سوالات)** جی کچکول صاحب! اپنا سوال دریافت کریں۔

<u>☆۶۰۰ کچکول علی ایڈووکیٹ:</u> (مورخہ ۲۴ راگست ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں مؤخر شدہ)

کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

شعبہ سول ورکس محکمہ بی ڈی اے میں اس وقت کل کسقدر انجینئرز تعینات ہیں نیز ان انجینئرز کی تاریخ تعیناتی اور مذکورہ شعبہ کے ہیڈ کوارٹر کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

<u>مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے):</u> ادارہ ترقیات بلوچستان (بی ڈی اے کا صرف ایک شعبہ ہے جو سڑکوں کی تعمیر اور دیگر سول ورکس کے فرائض انجام دے رہا ہے مذکورہ شعبہ کے ہیڈ آفس کوئٹہ کے علاوہ ذیلی دفاتر ضلع تربت، ضلع قلعہ سیف اللہ، حب، لورالائی، خضدار اور سبی میں ہیں جن میں مندرجہ ذیل انجینئرز تعینات ہیں:۔

| نمبر شمار | نام انجینئر | عہدہ | تاریخ تعیناتی | ضلع وار تعیناتی |
|---|---|---|---|---|
| 1 | محمد اسحاق | سینئر انجینئر | 29-6-2004 | کوئٹہ |
| 2 | محمد مامون حمید | اسسٹنٹ انجینئر | 11-11-2003 | کیچ |
| 3 | محمد جمیل | اسسٹنٹ انجینئر | 15-2-2004 | کوئٹہ |
| 4 | اکرام اللہ | اسسٹنٹ انجینئر | 15-12-2003 | قلعہ سیف اللہ |
| 5 | نذر جان | اسسٹنٹ انجینئر | 19-4-2005 | کیچ |
| 6 | ایمل خان | اسسٹنٹ انجینئر | 22-5-2004 | کوئٹہ |
| 7 | بادشاہ خان | اسسٹنٹ انجینئر | 14-6-2004 | قلعہ سیف اللہ |
| 8 | محمد امتیاز | اسسٹنٹ انجینئر | 29-6-2004 | لورالائی |
| 9 | منیر احمد | اسسٹنٹ انجینئر | 29-6-2004 | لسبیلہ |
| 10 | عباس شاہ | جونیئر انجینئر | 15-12-2003 | کیچ |
| 11 | بسم اللہ کاکڑ | سب انجینئر | 18-11-2003 | زیارت |
| 12 | محمد ولید | سب انجینئر | 1-4-2004 | کیچ |
| 13 | دل جان | سب انجینئر | 15-2-2004 | کیچ |
| 14 | ارشد فرید | سب انجینئر | 19-5-2004 | کوئٹہ |
| 15 | عمران علی | سب انجینئر | 15-2-2004 | لورالائی |
| 16 | ثناء اللہ | سب انجینئر | 15-2-2004 | لسبیلہ |
| 17 | محبت خان | سب انجینئر | 26-5-2004 | لسبیلہ |
| 18 | صحبت خان | سب انجینئر | 22-5-2004 | کوئٹہ |
| 19 | ثناء اللہ ولد عطاء اللہ | سب انجینئر | 2-5-2004 | کوئٹہ |
| 20 | علی عمران | سب انجینئر | 1-7-2004 | کوئٹہ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 21 | فریداحمد | سب انجینئر | 21-5-2004 | کیچ |
| 22 | عبدالمالک | سب انجینئر | 30-6-2004 | کیچ |
| 23 | خالداحمد | سب انجینئر | 29-6-2004 | کیچ |
| 24 | نواب خان | سب انجینئر | 1-4-20004 | کیچ |
| 25 | ثناءاللہ ولد حمیداللہ | سب انجینئر | 24-5-2004 | کیچ |

مزید برآں کئی سینئر انجینئرز کی خدمات مستعار لی جارہی ہیں۔

جناب اسپیکر: جی کچکول صاحب! کوئی ضمنی کرنا چاہتے ہو۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! میری ضمنی یہ ہے کہ آپ نے یہ جو سارے لوگ بھرتی کی ہیں daily veggies پر ہیں کیاان کو مستقل کرنے کا ارادہ ہے؟

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): کچکول صاحب! آپ اپنا سوال دوبارہ دہرائیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! میں کہتا ہوں کہ میں نے جو سوال کیا ہے کہ منسٹر صاحب ہمیں یہ بتادیں کہ شعبہ سول ورکس محکمہ بی ڈی اے میں اس وقت کل کس قدر انجینئرز تعینات ہیں ان انجینئرز کی تاریخ تعیناتی اور مذکورہ شعبہ کے ہیڈ کوارٹر کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو انجینئرز ہیں کیونکہ یہ ایک مستقل ڈیپارٹمنٹ نہیں اس کا کوئی ذکر رولز آف بزنس بلوچستان میں نہیں اور آپ لوگوں کا کوئی ایسا پروگرام ہے کہ آپ لوگ اس ڈیپارٹمنٹ کو ایک مستقل ڈیپارٹمنٹ بنادیں گے اور یہ جو سارے ملازمین ہیں انہیں وہاں مستقل کردیں گے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): معزز رکن فرمارہے کہ جو ملازمین ڈیلی ویجز پر ہیں یا contract پر ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ ایک اٹامک باڈی ہے اور جب گورنمنٹ اس سے کوئی کام لینا چاہتے ہیں تو وہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر یا daily veggies کی بنیاد پر وہاں اپنے انجینئرز لے لیتے ہیں اب گورنمنٹ نے ان کو کچھ اضلاع میں جو روڈ کا کام دیا ہوا ہے اور ان سے کام کروانا چاہتے ہیں۔تو ہم کچھ دوسرے ڈیپارٹمنٹس ~~سے۔ ہمارا ارادہ یہ ہے اور ہم نے فیصلہ یہ کیا ہے کہ ہر ضلع میں جہاں ان کے پاس روڈ کے کام ہیں تو ایک~~ ایکسین اور چار ایس ڈی او وہاں اپنے پاس رکھیں اگر پہلے سے ان کے پاس موجود ہے تو موجود ہے اگر

نہیں ہے تو دوسرے ڈیپارٹمنٹ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے یا کسی اور ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹس سے وہ لے لیں۔اور جو آپ نے سوال کیا کہ ان کو مستقل کریں گے یا نہیں اس سے پہلے اس ڈیپارٹمنٹ میں اس طرح کا کوئی نہیں تھا کہ ہم انجینئرز کو مستقل کریں اب اگر یہ کام جاری رہا اور اسی طرح ان کے کام میں بہتری ہو تو ہم یہی کوشش کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو مستقل کر کے اور اس ڈیپارٹمنٹ کو ایک مستقل ڈیپارٹمنٹ بنا دیں اور ان سے کام لیا جائیں۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: جناب! ایک چیز for the purpose of rules and law جیسا کہ آپ کے رولز ہیں ہمارے دوست نے ہمیں اس رولز کی نشاندہی کروائی ہماری گورنمنٹ کی جو مشینری ہیں ۔جس میں منسٹر ہو یا سیکرٹری ہو اس کے فرائض ہیں وہ ہمارے رولز اینڈ بزنس کے تحت ہوتے ہیں کہ فلاں ڈیپارٹمنٹ کا انچارج منسٹر ہے وہ سارے activates اور اس کے جو طریقہ کار ہونگے وہ اس رولز میں ہونگے۔ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ out ہے ۔ رولز اینڈ بزنس جو گورنمنٹ کی functionary کو چلانے کے لئے لیکن اتنی بڑی ammount ہے ایسے ڈیپارٹمنٹ یا کہ آپ اس کو جو بھی کہیں اٹانومی کے رولز اینڈ ریگولیشن ہونگے۔آپ پھر کس قانون کے تحت پھر آپ کس کو ذمہ دار گردیں گے؟

<u>مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر)</u>: جناب اسپیکر! یہ جو دوست فرمارہے ہیں کیونکہ حکومت ہر ڈیپارٹمنٹس سے کام لے سکتا ہے۔اور اب یہ حکومت کا کام ہے کہ ان کی بہتری اور ان کی کوالٹی بہتر کرنے کے لئے جو اقدامات کرتے ہیں یا جو بھی طریقہ کار اختیار کرتے ہیں جیسے کہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے لئے ہوتا ہے ۔اور اس طرح بھی نہیں کہ ہم نے باہر سے ڈیپارٹمنٹ لا کر کوئی ادارہ کھول دیا۔اور باہر کے لوگوں کو ہم نے دیا ہے یہ حکومت پاکستان اور حکومت بلوچستان کا ایک ادارہ ہے۔اور یہ پہلے بھی انہوں نے مختلف کام کئے ہیں اب بھی کررہے ہیں ۔اور اس طرح اس سے پہلے آپ کو معلوم ہے جناب اسپیکر! تھرڈ ہیلتھ حکومت نے ایک ادارہ بنایا تھا اور کام کررہا تھا اور تھرڈ ایجوکیشن سے سول ورکس کے کام کرارہے تھے۔تو اسی طرح بی ڈی اے ہمارا کوئی نیا محکمہ نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر کسی کو تاریخ معلوم ہے۔پہلے دوسرے محکموں کے علاوہ تو یہی بی ڈی اے تھے اور بلوچستان کے لئے یہی بی ڈی اے کام کررہا تھا۔بلوچستان ڈیولپمنٹ

اتھارٹی ان کا نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ ڈویلپمنٹ اور سول ورکس کے کام سب کچھ یہ کرتے رہے۔تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اگر ایک ادارے کو فعال کرنے کیلیئے اور اس کو زندہ کرنے کے لئے اگر ایک وقت وہ مردہ کسی وجہ سے ہوا ہے۔اگر ان کو زندہ کرنے کے لئے ان سے کام لیے جاتے ہیں تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں نہ اس طرح کا کوئی سوال ہوتا ہے کہ یہ کیوں ہوتا ہے۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ:</u> یہ بڑا مسئلہ اگر اس پر آپ اپنا mind apply کریں۔جناب اسپیکر! میں ایک اور موضوع کی جانب جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔شاہوانی قبیلے کے جس فرد کو پولیس نے مارا تھا۔ہماری پارٹی والے اس وقت باہر گیٹ پر احتجاج کررہے ہیں۔اگر آپ اجازت دیں ایک دو ٹریژری بنچز سے اور ایک دو اپوزیشن کے ساتھی جا کر ان کو تسلی دے۔باقی دوست کارروائی جاری رکھیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال:</u> جناب اسپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔یہ جو بی ڈی اے بنی ہے اور پھر خصوصاً اس سال کی پی ایس ڈی پی میں جو اسکیمات اس کے حوالے کردی گئی ہیں۔ already ہمارے پاس صوبے میں یعنی ہر لحاظ سے ٹھیک ٹھاک ڈیپارٹمنٹس ہیں میں اریگیشن کا نام لیتا ہوں ہمارے صوبے میں اگر کسی محکمے پر ہمیں ناز ہے جو صحیح طریقے سے چل رہا ہے آج تک اس نے کام کیا ہے وہ ہے اریگیشن ہے۔اریگیشن کی اسکیمات کس سلسلے میں ان کو دیئے گئے ہیں۔اور ان کے پاس مستقل ایک بھی ملازم نہیں ہے کسی بھی صورت میں کل اگر آپ اس کے پاس جائیں گے کہ ایک کام غلط ہوا ہے۔وہ کہتا ہے کہ ہم نے ملازم کو نکال دیا ہے۔یہ مستقل محکمہ نہیں تو جناب! یہ جو محکمہ ہے complete ڈاکہ یہ چوری اور کرپشن کا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کا آفیسر جو ڈائریکٹر ہے وہ تو پھرتا رہتا ہے۔کہتا ہے کہ میں چیف سیکرٹری کو بھی ٹرانسفر کرسکتا ہوں۔یہ ہاؤس ہے اس ہاؤس کی پابندی نہیں کرتا اور اس طرح پھرتا رہتا ہے میں اس پر ثابت بھی کردوں گا تو جناب اسپیکر! اسے لگام دینا چاہئے۔PHE کی اسکیمات ان کو دی گئی ہیں۔روڈ کا ان کا پہلے فقرے میں لکھا ہے کہ ان کے پاس روڈ کے کام ہیں۔اس مرتبہ اس کو PHE کی اسکیمات دی گئی ہیں۔اریگیشن کی اسکیمات دی گئی ہیں۔سی اینڈ ڈبلیو خود سے ایک بہت بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے سب کچھ ان کے پاس ہے اور ہمارے سینئر منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے انجینئر زلیکر ان کو دینگے اور ان سے کام کروائیں گے۔?why جب ڈیپارٹمنٹ موجود ہے تو اس

ڈیپارٹمنٹ کو کام دے دو تا کہ وہ کام کریں۔ یہ جو محکمہ ہے اس میں جناب! ہم نے آپ کو اپنی بجٹ تقریر میں کہا تھا اس محکمے کے ذریعے سے اڑھائی ارب روپے اس سال ان کو دیئے گئے ہیں۔اڑھائی ارب روپے کے ترقیاتی کام ان کے پاس اپنا ایک ایکسیئن نہیں اور جو آدمی تیس سال سے بیٹھا ہے۔اس کی بھی کوئی کوالیفکیشن نہیں۔ جناب اسپیکر! اس پر آپ کو نوٹس لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں بہت بڑا گڑ بڑ ہے اور بہت بڑی کرپشن ہے اور اس کی تحقیقات اور ان کے خلاف رپورٹنگ ہے گڑ بڑ کرپشن۔اور یہ محکمہ اس وقت صوبے میں کرپشن کی بہت بڑی علامت ہے۔اور اس محکمے پہ بھی اگر آپ لوگوں نے نوٹس نہیں لیا اور اسے ٹھیک نہیں کیا اور وہ اسکیمات جن ڈیپارٹمنٹس سے لیکر ان کو دی گئی ہیں واپس ان محکموں کو نہیں کیا گیا۔اریگیشن کے ڈیم ان کے حوالے کئے جارہے ہیں جبکہ انجینئرز ان کے پاس ایک بھی نہیں۔اریگیشن موجود ہے C&W موجود ہے ان کے پاس مشینری وغیرہ موجود ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر صاحب! زیارتوال نے جو یہاں ذکر کر دیا کچھ پی ایس ڈی پی میں اس طرح کی اسکیمات آئی تھیں کہ اریگیشن کی تھیں یا پی ایچ ای کی تھیں یا کوئی بی ڈی اے کے حوالے کیا گیا تھا لیکن ہم نے پی اینڈ ڈی کے حوالے سے ایک میٹنگ کر دی اور ان سے ساری اسکیمات جو دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی تھیں ہم نے ان سے لے لیں اریگیشن کی تھیں یا پی ایچ ای کی تھیں یا کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے تھے لیکن دو تین اضلاع میں کچھ کام تھے ہم نے اس کے پاس چھوڑ دیا اب بات یہ ہے کہ اگر زیارتوال صاحب سمجھتے ہیں کہ ڈائریکٹر کرپٹ ہے یا کوئی دوسرا کرپٹ ہے کرپشن کے حوالے سے ہم کسی آفیسر کی نہ وکالت کرتے ہیں کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ ایک شخص ذاتی طور پر کرپٹ بھی ہوسکتا ہے اچھا بھی ہوسکتا ہے برا بھی ہوسکتا ہے اس حوالے سے ہم کچھ نہیں کہتے کیونکہ کل اگر یہ نہ ہوتو سی اینڈ ڈبلیو کا کرپٹ آفیسر نے کیا تو بھی ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کا کرپٹ آفیسر ہو تو بھی اسی اسمبلی میں آواز اٹھانی چاہیے اور اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے اگر ثابت ہو جائے زیارتوال صاحب کے نوٹس میں اس قسم کی بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہم تحقیق بھی کرسکتے ہیں اور اس کے خلاف کارروائی کرسکتے ہیں لیکن اس کا مطلب نہیں ہے کہ کوئی کرپٹ آفیسر کسی ڈیپارٹمنٹ میں ہو تو آپ پورا ڈیپارٹمنٹ کو ڈیوالہ کر کے اور ان کو ختم کر کے اور ان کو بالکل نیست و نابود کر دیں ہم نے

ڈیپارٹمنٹ کو کام دیا ہوا ہے اور ہم ڈیپارٹمنٹ سے کام لینا چاہتے ہیں حکومت بلوچستان کے رولز اور قانون کے مطابق رہا یہ کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں ہو یا کسی اور ڈیپارٹمنٹ میں ہو کوئی کرپٹ آفیسر کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں ہو حکومت بلوچستان نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ اس گورنمنٹ میں جو حتی الوسع ہمارے بس چلے تو کرپشن کا خاتمہ کر دینگے لہٰذا کرپشن کے بارے میں زیارتوال صاحب کا جو سوال ہے یہ میں نہ مسترد کرتا ہوں نہ اس کی وکالت کرتا ہوں کہ کوئی آفیسر کیونکہ کسی شخص کے بارے میں آپ کہتے ہیں کل کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہوسکتا ہے رہی یہ بات کہ ہم نے جو ڈیپارٹمنٹ سے کام لیا ہوا ہے تو میں زیارتوال صاحب کے نوٹس میں اور ان کی وضاحت کرنے کے لئے ایک بات اب بی ڈی اے سے پچھلے سال جو ہم نے کام کئے ہیں اور کام تو میں نے کیونکہ میں منسٹر پی اینڈ ڈی ہوں میں نے اور کام لوگوں کا کیا ہوا ہے کیونکہ میں فارغ نہ ہوسکا جیسا تربت وغیرہ یہ تو شاہ صاحب وہاں ہیں وہ بتا سکتا ہے کہ کتنا ہے میرے حلقے میں ایک اسکیم اس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے اور جو بھی زیارتوال صاحب اور رکن اسمبلی ہو میں اپنے ساتھ لے جاؤنگا visit کراؤنگا میرے حلقے میں اور سات، آٹھ روڈ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے وہ بھی اچھا کام ہے لیکن اس روڈ کے بارے میں اس سے موازنہ کر کے اگر یہ اس سے بہتر نہیں تھے تو میں اس معاملے ہم جو بھی کچھ کہیں گے لیکن یہ میری اپنی اسکیم کے بارے میں لیکن رہی یہ بات ۔۔۔۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال:</u> روڈ کے ریٹ کا پہلے معلوم کرینگے پھر موازنہ کرینگے، ریٹ کے بارے میں آپ پہلے معلوم کریں کہ کس ریٹ پر سی اینڈ ڈبلیو بناتا ہے اور کس ریٹ پر بی ڈی اے بناتی ہے۔

<u>مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر):</u> یہ بھی میں بتاؤنگا اگر سی اینڈ ڈبلیو سے ریٹ زیادہ تھے تو بھی میں کہتا ہوں کہ میں اس معاملے کا جائزہ لیتا رہا ہوں لیکن دوسرے روڈ کے کام کے میں کسی کی بھی وکالت نہیں کر رہا ہوں اور اس فلور پر میں اس کے لئے تیار ہوں کہ جو بھی ڈیپارٹمنٹ کے جس آفیسر کے بارے کوئی اس طرح بات ہو تو ہم اس کی تحقیقات کرنے کے لئے اور اس کی انکوائری کرنے کے لئے وہاں جا کر موقع پر ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کا فنڈ ہے اس میں اپوزیشن بھی حق رکھتی ہے اور حکومت بھی ہر ممبر اسمبلی حق رکھتا ہے کہ ان کا محاسبہ کیا جائے کہ کیوں اس طرح ہوتا ہے اس معاملے میں کسی بھی شخص کے بارے میں ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب آپ کی بات صحیح ہے زیارتوال صاحب نے تو یہ کہا کہ وہ ایک شخص کی بات وہ تو صرف ایک شخص کے متعلق نہیں تمام جتنے بھی ملازم ہیں ہوسکتا ہے لیکن اس نے کہا کہ وہاں سے اسکیمات لے کر اس ڈیپارٹمنٹ کو دینے کا کیا تک تھا بی ڈی اے کو جی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر صاحب! یہ حکومت بلوچستان کا استحقاق ہے اس کا حق ہے وہ آج بھی کوئی نیا ڈیپارٹمنٹ بنا سکتا ہے ان سب ڈیپارٹمنٹ کو چھوڑ کے یا آج بھی اس کے اختیار میں ہے کہ ایک ڈیپارٹمنٹ کو ختم کرسکتا ہے میں جہاں تک سمجھ سکا ہوں دوست یہ کہیں کہ وہ ۲۱ ڈیپارٹمنٹ میں سے کسی ایک کا بھی نام لے کے کہہ سکتے ہیں کہ اس محکمے میں یہ خرابی ہورہی ہے آپ اس کی تحقیقات کریں لیکن یہ کہنا کہ آپ نے بی اینڈ آر کو کام کیوں دیا آپ نے اریگیشن کو کام کیوں دیا بی ڈی اے کو کام کیوں دیا فلاناں ڈیپارٹمنٹ کو کام کیوں دیا یہ ان کا کام نہیں ہے یہ حکومت کا کام ہے پی اینڈ ڈی کا کام ہے ہاں ۲۱ ڈیپارٹمنٹ میں سے جہاں کرپشن ہورہی ہے اس کے ثبوت لے آئے نشاندہی کرے حکومت تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہے یہ بنیادی بات ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! احسان شاہ صاحب وزیر موصوف یہ بتلا رہے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ ہم کھول سکتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کو ہم ختم کر سکتے ہیں صوبائی حکومت کا یہ اختیار ہے جناب! بی ڈی اے ایک محکمہ انہوں نے بنایا ہے آپ اس سال کی پی ایس ڈی پی اٹھا کے دیکھ لیں احسان شاہ صاحب واسع صاحب دو تین منسٹر جام صاحب ان کے علاوہ اس ڈیپارٹمنٹ میں کسی کی اسکیم نہیں ہے تو آپ اس کا ضرور دفاع کرینگے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ ڈیپارٹمنٹ ہے آپ کہتے ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ ہے according to the rues یہاں اس کے ملازمین کو permanent ہونا چاہیے اور یہاں جوابدہ ہونا چاہیے جب یہ پرمنٹ نہیں ہے اور ان کے اپنے طریقے جو چل رہے ہیں completly جناب اسپیکر! یہ میں آپ کو ثابت کر کے بتا سکتا ہوں کہ ان کی روڈ کا ریٹ اور آپ کے محکمے سی اینڈ ڈبلیو کی روڈز کا ریٹس جب آپ موازنہ کرینگے دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوجائیگا میں آج بھی اس پر stand رہا ہوں اور یہ جو محکمہ ہے بالکل جناب اسپیکر! میری کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہے لیکن یہ دو آدمیوں کے لئے دو منسٹروں کے لئے (مداخلت) پی ایس ڈی پی میں جو جھگڑا چل رہا تھا جناب اسپیکر! وہ بھی یہی تھا کہ

آپ نے کس بنیاد پر یعنی سی اینڈ ڈبلیو کی اسکیمات اس کو آپ چھوڑ دیں اریگیشن کی اسکیمات پی ایچ ای کی اسکیمات اور دوسری تیسری اسکیمات ادھر ادھر سے اکھٹا کر کے اس محکمے کو دے دی گئیں کس بنیاد پر جب کہ اس کے پاس ایک بھی کوالیفائیڈ انجینئر نہیں ہے اور ان کے پاس مشینری کے حوالے سے ایک بھی مشینری موجود نہیں ہے اور ان کے جو ٹینڈرز ہوتے ہیں یہ کوئٹہ کے سیکرٹریٹ میں ہوتے ہیں ان کا کوئی ترتیب کوئی طریقہ کار بحیثیت ڈیپارٹمنٹ میں احسان شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر یہ ڈیپارٹمنٹ ہے according to the rule جس طریقے سے چلتے ہیں ان کو پھر چلائے اگر یہ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے آپ نے آدمی رکھے ہیں آپ کی مرضی اور منشاء پر ہے اس کو کل آپ نکال بھی سکتے ہیں بلوا بھی سکتے ہیں کسی اور کو محکمے سے مستعار پر بھی لے سکتے ہیں یہ تمام چیزیں جناب ! according to the rule نہیں ہیں اگر رولز کے مطابق انہوں نے کرنا ہے گورنمنٹ ہے۔

<u>سید احسان شاہ (وزیر خزانہ):</u> جناب اسپیکر صاحب ! میں اسمبلی کے ریکارڈ کے لئے ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں زیارتوال صاحب نے کہا کہ اس میں مولانا عبدالواسع ، احسان شاہ اور جام صاحب ہیں کوئی ہماری اسکیمیں نہیں ہیں یہ پی ایس ڈی پی کی اسکیمیں ہیں حکومت بلوچستان کی اسکیمیں ہیں اور حکومت بلوچستان کا محکمہ ہے ایک تو اس کی وضاحت دوسری بات یہ ہے کہ جناب والا ! کہ یہاں پر چاہیے جو بھی محکمہ ہو وہ بی اینڈ آر ہو اریگیشن ہو بی ڈی اے ہو یا کوئی ڈویلپمنٹ کا محکمہ ہو شیڈول ریٹ حکومت بلوچستان کے باقاعدہ جاری ہوتے ہیں کہ سیمنٹ کا یہ ریٹ ہوگا سریا کا یہ ریٹ ہوگا مٹی کا یہ ہوگا اور یہ تمام محکمے پابند ہیں اس ریٹ کے جہاں بھی ٹینڈر ہوتے ہیں اس ریٹ کے مطابق ہوتے ہیں ایک بات جناب والا ! اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک کام کے اسٹینڈر کا تعلق ہے اس پر وہ اٹھ کے بات کرے جہاں پر اگر کوئی غلطی ہو رہی ہے نشاندہی کی جائے کہ جی یہاں پر یہ غلطی ہو رہی ہے لیکن یہ آفیسروں کی اپس کی چپقلش کی وجہ سے کہ دو چار آفیسر جا کے ایک ایم پی اے کو کان میں کہتے ہیں کہ جی یہ ہو رہا ہے میرے خیال میں ہم آفیسروں کی جنگ اسمبلی کے فلور پر نہ لڑیں تو بہتر ہے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال:</u> جناب اسپیکر ! اس چیز کو انہوں نے بیان کیا میں نے جو بات کی میں ایک ذمہ دار آدمی کی حیثیت سے میں ایسی بات نہیں کرونگا جو اسکیمات بی ڈی اے کے پاس ہیں وہ ان کے حلقے کے ہیں

بھلے وہ اس کو یہ کہے کہ یہ بلوچستان صوبے کی اسکیمات ہیں پی ایس ڈی پی کی ان کے حلقے کی ہیں واسع صاحب کے حلقے کی ہیں اور جام صاحب کے حلقے کی ہیں اور ایک دو اور ہے جو ان کے حلقوں کی ہیں اس بنیاد پر ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا اس سے تعلق ہے اچھا اس کے علاوہ جناب احسان شاہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ جو محکمہ ہے آپ لوگوں کو ہمارے کچھ آفیسران صاحبان آپ کے کان میں کہہ دیتے ہیں کہ اس کے خلاف یہ کردو اس کے خلاف وہ کردو جناب! میں اس وقت حلفیہ کہتا ہوں جب تک میں بات کررہا ہوں اس وقت تک مجھے کسی آفیسر نے یہ نہیں کہا ہے میں نے ذاتی طور پر اس کو پڑھا ہے اس کو دیکھا ہے اس کی کارکردگی دیکھی ہے اور پی ایس ڈی پی میں اس بات پر بہت بڑا اعتراض written میں میں نے آپ کو بھی دیدیا ہے اور یہاں پڑھ کر بھی سنایا تو وہ مسئلہ یہ ہے جناب! کہ آفیسران کی بات ہوئی ہے ہم اپنی ذمہ واری سے اپنے اس کے reading سے نکلوانا چاہتے ہیں نتیجہ یہ نکالا ہے کہ یہ کرپشن کا ایک اڈا ہے اور کرپشن کے اس اڈے کو ختم کرنا چاہیے اور کرپشن کا یہ اڈا ہمارے سیکرٹریٹ کے درمیان قائم ہے اور یہ اگر قائم رہتے ہوئے یہ تمام ڈیپارٹمنٹ کو مفلوج کردینگے اور ایڈہاک پر ذاتی ملازم رکھ کر ان سے اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق یہ کام لیتے رہینگے اس کی ہمارے صوبے کو کوئی ضرورت نہیں ہے ہمارے پاس اس صوبے میں تمام ڈیپارٹمنٹس اور اس کے سیکرٹری موجود ہیں ان سے ہم کام کروائیں گے ان سے ہم کام لیں گے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: زیارتوال صاحب! اس میں انہوں نے جو وضاحت کی کہ محکمے یا ڈیپارٹمنٹ جو بھی ہو حکومت بلوچستان کی مرضی ہے اگر وہ بنانا چاہے یا ختم کرنا چاہے یہ بات تو انہوں نے وضاحت کردی جہاں تک اگر آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر کرپشن ہورہی ہے تو کرپشن کی آپ نشاندہی کریں اس پر وہ کارروائی کے لئے تیار ہے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال</u>: جناب! اس میں میں آپ کو بتاتا ہوں میں نے آپ کو بتادیا تھا کہ اگر وہ ان کو رکھنا چاہ رہے ہیں بحیثیت ڈیپارٹمنٹ جناب! تو اس کی پھر completly ہمارے پاس رولز ریگولیشن ہونی چاہیے کہ کس بنیاد پر اس کو رکھیں گے اور کونسی ترقیاتی اسکیمات ان کو دینگے کونسی مہارت ہے ان کی اور اس مہارت کو تشریح کرتے ہوئے اس مہارت کی بنیاد پر ہم اس سے کام لینگے یہ تو کچھ بھی نہیں ہے جناب!

کہنے کی باتوں سے تو یہ نہیں ہوگا بات تو یہ ہے کہ آپ رولز کے مطابق چلیں گے according to the rules میں ڈیپارٹمنٹ ہوگا اس کے ملازمین ہونگے اس کے بجٹ ہوگے اس کا سب کچھ متعین ہوگا اور اس بنیاد پر آپ مجھے کہہ سکیں گے کہ یہ ہم نے بنوایا ہے یہ پرمنٹ ایک ڈیپارٹمنٹ ہے اور پرمنٹ ہوتے ہوئے اس سے ہم یہ کام لے رہے ہیں اور یہ ڈیپارٹمنٹ جو ہم نے بنایا ہے اسپیشلی یہ سی اینڈ ڈبلیو سے ایریگیشن سے پی ایچ ای سے اور دوسرے جو ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں ان سے بہتر طریقے سے کام کررہے ہیں اس لئے ہم نے رکھا ہے ثابت کرینگے ایسا تو نہیں ہوسکتا ہے جناب اسپیکر! آپ اس کے رولز بھی نہیں بنائیں گے میں آپ کو ایمانداری سے کہتا ہوں no law no rules are there کچھ بھی نہیں ہے من مانی ہے منشاء ہے ایک آدمی کا اور وہ آدمی جو کرنا چاہیے وہ کرسکتا ہے بس۔۔۔۔۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! اس پر زیادہ بات ہوگئی کیونکہ یہ تو پہلے میں نے ان کو ذکر کردیا کہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی جو اسکیمات ہیں یا ایریگیشن کی تھیں کیونکہ ڈیم اور پی ایچ ای کی اسکیمات وہ پی ایس ڈی پی میں پہلے نشاندہی ہوئی تھیں اور وہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے ان سے لے لیں جب لے لیا اس کا کوئی سوال نہیں رہا کہ دوبارہ انہیں دہرانا نہیں چاہیے تھا دوسری بات یہ ہے کہ یہ کام رولز وہ رولز بھی نہیں بتاسکتے ہیں کہ جو بھی رولز یا ریگولیشن کے حوالے سے کوئی اس طرح ہو کہ وہ ہمارے سامنے لائے کہ گورنمنٹ آف بلوچستان اس ڈیپارٹمنٹ سے کام نہیں لے سکتی ہے اگر وہ لائے تو ہم اس پر بھی غور کرسکتے ہیں اور اگر وہ اس طرح نہ ہوں پھر کرپشن کا کوئی ہے تو کرپشن کے بارے میں نے پہلے بھی کہہ دیا ابھی بھی یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ جو بھی جہاں بھی اس ڈیپارٹمنٹ میں ہو دوسرے ڈیپارٹمٹ میں ہو یہ شخص کرپٹ ہے دوسرے شخص کرپٹ ہے نشاندہی کرکے ہم ان کے ساتھ ہیں اور کرپشن ختم کرنا چاہتے ہیں اور اس میں بہتری لانے کے لئے میں زیارتوال کے ساتھ ہوں اور رہونگا۔

شاہ زمان رند: جناب اسپیکر صاحب! آنریبل منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا جو نام رکھا گیا ہے بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی یہاں جوانہوں نے لسٹ مہیا کی جتنے انجینئرز ہیں جناب اسپیکر! یہ صرف تقریباً سات اضلاع میں ان کے لوگ ہیں سات اضلاع میں بھی کسی ضلع میں ایک ان کا اسسٹنٹ انجینئر ہے اور بہت سے میں ایک دو ہے اور محکمے کا نام رکھا گیا ہے کہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی جو کام

کرتا ہے میں آنریبل ممبر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں ایک تو یہ ہے کہ اسسٹنٹ انجینئر ہیں جن کا نام دیا گیا ہے اس کے باوجود بلوچستان کے تمام دوسرے جو اضلاع ہیں ان میں کوئی انجینئر وغیرہ ان کے نہیں ہیں اور بلوچستان ڈیلپمنٹ اتھارٹی کا نام دیا گیا ہے وہاں پر ڈویلپمنٹ کا کوئی کام اس محکمہ کے توسط سے کچھ نہیں ہورہا تو اگر یہ محکمہ صرف سات اضلاع کا ہے جناب اسپیکر صاحب! تو یہ بھی آنریبل منسٹر صاحب بتائے کہ صرف سات اضلاع کا ہے اور یہ جو اسسٹنٹ انجینئرز وغیرہ سات اضلاع میں یہی پر کام کرینگے باقی ضلعوں میں جائینگے ہی نہیں اگر سات اضلاع کے لئے اتنا بڑا ایک محکمہ بنایا ہے وہ میں سمجھتا ہوں یہ تو زیادتی ہے اگر بی ڈی اے پورے بلوچستان کا ہے تو اس کو فعال کیا جائے اور پورے بلوچستان میں اس کے لوگ آجائے اور این جی اوز وغیرہ۔

<u>جناب اسپیکر:</u> سپلیمنٹری کیا ہے آپ نے تقریر شروع کردی۔ بات سنیں آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ بلوچستان کا ہے تو صرف سات ضلعوں تک۔۔۔۔۔۔

<u>شاہ زمان رند:</u> جناب اسپیکر! تفصیل سے اس لئے بتا رہا ہوں کیونکہ مولانا صاحب اور احسان شاہ صاحب ہمارے آنریبل منسٹر ہیں وہ جواب دے رہے ہیں جو اس محکمے سے ان کا تعلق بھی نہیں ہے ہمارے دوسرے آنریبل منسٹر بیٹھ جائیں اگر وہ نہیں دے سکتے ہیں تو کسی اور دن کے لئے رکھے وہ بھی بہتر ہے ایک بحث میں پڑنے میں اگر وہ صحیح جواب نہیں دے سکتے ہیں وہ اپنی منسٹروں کے دیں جواب۔

<u>مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر):</u> شاہ زمان صاحب! ہم جواب دے بھی سکتے ہیں اور دکھا کر ہم چلا بھی سکتے ہیں یہ آپ کی بات جو ہے کوئی وزن نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے بہتری کے لئے اس میں جولورالائی کی اسکیمات اس میں ہیں اور ژوب کی اس میں ہیں تربت کی اس میں ہیں لسبیلہ کی اس میں ہیں تقریباً پانچ دس ڈیپارٹمنٹ کی اسکیمات اس میں ہیں تو یہ ہماری گورنمنٹ آف بلوچستان کا پہلے ہم نے ذکر کردیا لیکن بہتری لانے کے لئے کسی کے پاس جو بھی اچھی تجویز ہو اس تجویز کے لئے ہم تیار ہیں اور اس کو آگے بڑھانے کے لئے ہم تیار ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس میں بہتری آجائے جس طرح کی بھی تجویز ہو تو۔۔۔۔۔۔

<u>شاہ زمان رند:</u> جناب اسپیکر! سات اضلاع میں ہے وہ کونسی بہتری ہے بہتری تو یہ ہے کہ پورے بلوچستان

میں ہو۔ وہ بہتری وہ تجویز ہم ان کو دے رہے ہیں اگر نہیں ہے تو پورے بلوچستان میں اس کو فعال کر دیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر صاحب! کتنی ضمنی ہو چکی ہیں؟

جناب اسپیکر: تین ضمنی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): بحث تو نہیں ہو سکتی ہے سوال پر تو بحث تو نہیں ہو سکتی ایک سوال پر تین ضمنی کی اجازت ہے اس سے اسمبلی کا وقت بھی ضائع ہو رہا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! یہ کہنا چا رہے ہیں کہ ہمارے منسٹر صاحباں نے ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کیوں۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ چھوٹا ضمنی سوال ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: ایک سر! میں آپ کو بتاتا ہوں واسع صاحب کے جو وہ کہہ رہے ہیں وزیر موصوف سینئر منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ان کو اسکیمات دی ہیں میں اس سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب آپ کے پاس اسٹیبل محکمے ہیں اس کے ٹھیک ٹھاک سب کچھ ہے تمام اضلاع میں تمام صوبے میں دفاتر ہیں اس کے اے سی ہے اس کے چیف ہے اس کے اوپر سیکرٹری ہے نیچے آفیسر ہے سب کچھ ہے ان سے کام لے کے ایک محکمے کو کس بنیاد پر دے رہے ہیں جن کے پاس کوئی اسٹیبل دفتر سوائے سیکرٹریٹ کے کہیں نہیں ہے یہ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے جناب اسپیکر! یہ خود some thing wrong at the bottle

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! پورے بلوچستان میں یہ دو سال میں جو ترقیاتی عمل شروع کیا ہے وہ میرے خیال میں پچاس سال میں نہیں ہوا ہے اور اس ترقیاتی عمل کے روڈ سیکٹر میں ورک لوڈ زیادہ تھے کیونکہ ہمارا چار، پانچ ارب روپے خالص روڈ سیکٹر میں ہے لہٰذا ہم نے ایک ڈیپارٹمنٹ سے مکمل کیونکہ اکثر اس وقت بھی سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ہے لیکن ہم نے کچھ دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے کیونکہ ایک ڈپارٹمنٹ پر لوڈ زیادہ تھا اس وجہ سے ہم نے دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو بھی کچھ اسکیمات دے دیں لہٰذا اس پر لوڈ کم کرنے کے لئے کوئی اس میں اسطرح بات نہیں ہے نہ کوئی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم وہاں کنیڈا سے کوئی آدمی نہیں لائے ہیں یہاں بلوچستان کا ایک ادارہ ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! میں اس میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک اسٹیبل محکمے سے چیزیں لے رہے ہیں اور نان اسٹیبل کو دے رہے ہیں at means some thing wrong at the bottle آپ ایک اسٹیبل محکمے سے اریگیشن سے ڈیم کس بنیاد پر لے رہے ہیں اس کے پاس کونسے کوالیفائیڈ انجینئر ہے جو آپ اس کو دے رہے ہیں آپ واٹر سپلائی اسکیم کس بنیاد پر اس سے لے رہے ہیں اور اس کو کس بنیاد پر دے رہے ہیں کس سیکرٹری نے آپ کو لکھ کر کے دیا ہے کہ یہاں پر کام زیادہ ہے گورنمنٹ ہماری مدد کرے واسع صاحب آپ کا یہ عذر جو ہے لنگڑا بہانہ ہے یہ ڈیپارٹمنٹس ہے یہ ڈیپارٹمنٹس آپ کے اس بنیاد پر نہیں چل سکتا اس ڈیپارٹمنٹ کو جوابدہ ہونا پڑیگا اس ڈیپارٹمنٹ کے properly کام اور اس کے ملازم۔۔۔۔۔۔۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! زیارتوال صاحب زیارت سے تعلق رکھتے ہیں زیارت کی روڈ کس طرح بنادی بی ڈی اے نے بنادی یا کس نے یہ بتائے کہ زیارت سنجاوی روڈ جو ہے یہ تو زیارتوال صاحب کا علاقہ ہے۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! اس روڈ کے بارے میں میں آپ کو بتاتا ہوں جس وقت یہ روڈ ٹینڈر ہوئی تھی ایک سال کا انہوں نے وقفہ دیا اور پندرہ سال میں کس ڈیپارٹمنٹ نے کس طریقے سے بنایا یہ ہمیں پتہ ہے ایک سال کا ٹھیکہ پندرہ سال میں تکمیل۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: سنیں سوال کے برعکس، آپ بات تو سنیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! اس طرح کے ڈیپارٹمنٹ کو روڈ نہیں دیا ہے جو انہوں نے اس سے پہلے نہیں بنائی ہے لیکن یہ بات کہ وہ کہتے ہیں کہ پہلے بھی اس میں کچھ خرابیاں تھیں اب بھی یہ ہم نے کہہ دیا کہ خرابی کی بیشک نشاندہی کرلیں لیکن ہم نے اس طرح ڈیپارٹمنٹ کو روڈ نہیں دیا ہے کہ انہوں نے پہلے روڈ نہیں بنائی ہے زیارتوال صاحب کے سامنے ہیں اور زیارت روڈ انہوں نے بنائی ہے اچھائی یا برائی اس میں جو کچھ ہوا ہے وہ زیارتوال صاحب بتا سکتے ہیں اس کی ہم وکالت نہیں کرتے ہیں لیکن روڈ انہوں نے بنائی کم از کم یہ ہم بتا سکتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں نواب خان ترین صاحب اس کے منسٹر تھے کس

سال کی بات ہے اور یہ روڈ پچھلے سال مکمل ہوئی ہے اور وہاں بورڈ لگا ہوا ہے کہ دو سال کے اندر مکمل کرینگے۔

جناب اسپیکر: بات صحیح ہے زیارتوال صاحب یہ سوال وجواب، اگلا سوال۔

شاہ زمان رند: جناب! اگر اس محکمے کو فعال کرنے کے لئے اگر وہ کہتے ہیں کہ اس کو فعال کرینگے اس کو تمام اضلاع میں اس کے جو باقاعدآفس ہونے چاہیے اور باقاعدہ پوسٹ کریٹ کرنی چاہیے اور باقاعدہ اعلان کرے یہ بہت اچھی بات ہے بیروزگاری بھی ہے بلوچستان میں یہ تو بہت اچھی بات ہے ہمارے لوگوں کو روزگار بھی ملے گا اور ایک جو محکمہ فعال نہیں ہے فعال ہوگا۔

جناب اسپیکر: جی اس پر زیادہ بحث ہوئی، جی جان محمد صاحب!

جان محمد بلیدی: سر! اگر اجازت ہو تو۔

جناب اسپیکر: لاسٹ سپلیمنٹری ہے مگر اس میں بحث بالکل نہیں ہوگی۔

جان محمد بلیدی: صرف دو جملوں کی وضاحت ہوگی اگر آپ اجازت دیں گے ایک بات یہ کہ واسع صاحب نے جو وضاحت کی کہ بعض کام جو بی ڈی اے کو دیئے گئے تھے اب ڈیپارٹمنٹ کو دیئے ہیں دس دن پہلے کی بات ہے میں نے اریگیشن سے پتہ کیا جس پراجیکٹ کا تعلق میرے حلقے سے تھا وہ ابھی تک ان کا کوئی لیٹر نہیں تھا۔ اگر ابھی انہوں نے کہا ہے میں مان لیتا ہوں۔ اور یہ اچھی بات ہے جو ڈیپارٹمنٹ کام کررہا ہے وہ کرے۔ دوسری بات جناب! یہ ہے ہمارے وزیر موصوف صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس کا اپنا ایک استحقاق ہوتا ہے ان کو خود وضاحت کرنی دی جائے تو بہتر ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ بات چھوڑو۔ کون بیٹھا ہے یہ بھی سپلیمنٹری میں آتا ہے۔

جان محمد بلیدی: جناب! سوال یہ ہے کہ جو بتایا گیا ہے کہ یہ جو تمام پوسٹیں جو بھرتی کی گئی ہیں عارضی بنیاد پر ہیں سوال صرف یہ ہے کہ ان کا تعلق کہاں سے ہے کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے زیادہ تر کا تعلق بلوچستان سے ہے۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کی سپلیمنٹری ہے یا نیا سوال ہے؟

جان محمد بلیدی: جناب! یہ سوال ہے ان کو اتنا جو رکھا گیا ہے ان کو تو پتہ ہوگا کہ یہ بلوچستان سے ہیں یا

بلوچستان سے باہر سے لئے گئے ہیں ہماری information یہ ہے کہ یہ جو اسسٹنٹ انجینئر جتنی بھی بھرتی کی گئی ہے یہ بلوچستان سے نہیں ہیں میں نے جن کو دیکھا ہے تربت میں جو ہیں وہ زیادہ تر پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب! پہلا جو سوال ممبر صاحب نے کر دیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس کے آرڈر نہیں پہنچے ہیں میں نے معلومات نہیں کی ہیں اگر اس کے آرڈر نہیں پہنچے ہیں یا پہنچے ہیں میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ہو جائے گا۔اور اگر ہوا ہے تو ان کو کاپی نہیں ملی ہے ان کو ایک اور نوٹیفکیشن کی کاپی دے دیں گے۔دوسرا سوال کیا ہے میری سمجھ میں نہیں آیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ جو ملازم ہیں کہاں سے ہیں؟

جان محمد بلیدی: جو تعیناتیاں عارضی بنیاد پر ہوئی ہیں ان کا تعلق کہاں سے ہے ہماری انفارمیشن یہ ہے کہ ان کا تعلق بلوچستان سے نہیں ہے یہ جتنے بھی لوگ لئے گئے ہیں ہمارے انجینئر بے روزگار ہیں اور باہر سے لوگوں کو لیا گیا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب بلیدی صاحب آج آپ بتا رہے ہیں اس بارے میں ہم نے اب تک کوئی معلومات نہیں کی ہیں باہر سے لئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! آپ اس کو چیک کریں کہ یہ جو بھرتی ہوئے ہیں یہ کہاں سے ہیں؟

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): یہ معلومات کر کے ہم ان کو بتائیں گے۔

جناب اسپیکر: اب زیادہ ہو گئے ہیں اعظم صاحب ایک سوال پر ہم ایک ایک گھنٹہ بحث کرتے رہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! ہمارا سوال تھا آپ اجازت دے دیں ایک گھنٹہ ضائع ہو گیا ہے۔

جناب اسپیکر: سپلیمنٹری آپ کی نہیں ہوتی ہے بحث ہوتی ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! سپلیمنٹری ہوگی یہ آپ کے ساتھ قول ہے جناب! بات یہ ہے کہ چھبیس اضلاع میں سے اٹھارہ اضلاع میں ان کے ہیڈ کوارٹر ہیں باقی میں نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہماری جو روڈ بن رہی ہے موسیٰ خیل تو نسہ براستہ سنگھڑ۔ یہ بی ڈی اے کو کیوں دیا گیا ہے جب وہاں پر سی اینڈ ڈبلیو کا ڈیپارٹمنٹ ٹھیک ٹھاک کام کر رہا ہے جناب اسپیکر صاحب پہلے بھی ہم لوگوں نے آپ کو کہا

تھا پی ایس ڈی پی کے حوالے سے کہ یہ بی ڈی اے کا محکمہ جو ہے مولانا واسع صاحب کا محترم احسان شاہ صاحب کا اور سی ایم کا محکمہ ہے یہ عوام کا محکمہ نہیں ہے۔ سب روڈ سب کام سب اریگیشن کے کام اس کو دیئے گئے تا کہ ان کو نوازا جائے جناب۔

جناب اسپیکر: یہ تو آپ نے وضاحت کی ہے سوال نہیں کیا ہے۔ ٹھیک ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! ان کا کوئی نتیجہ تو نکالنا چاہئے یہ جو ملازم ہیں permanent نہیں ہیں رولز ان کے لئے نہیں ہیں کچھ بھی نہیں ہے اب اس کے خلاف کیس کریں گے کیسے کریں گے۔ کس رول کی انہوں نے خلاف ورزی کی ہے یہ کیسا ڈیپارٹمنٹ ہے اتنے عرصے سے چل رہا ہے کچھ بھی نہیں ہے ایک آدمی شہنشاہ بیٹھا ہوا ہے صوبے میں وہ کہتا ہے کہ میں چیف سیکرٹری کو بھی ٹرانسفر کر سکتا ہوں۔ یہ تو کیسے ہوگا۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب! یہ کونسے رول کی بات کر رہے ہیں رول میں تو ہے کہ آپ کنٹریکٹ پر تو آپ ملازم رکھ سکتے ہیں جب رول میں نہیں ہے تو وہ ہمیں بتائے دوسری بات ان کی یہ ہے کہ ہمارے اوپر لازم نہیں ہے کہ ہم ان کو permanent کریں کیونکہ ہم نے سیکرٹری اریگیشن کو بھی کنٹریکٹ پر رکھا ہوا ہے اور ان کو ہم نے ٹائم دے دیا ہے اس طرح ہماری ایس ایس پی ہے تو یہاں اگر ہم نیچے کے ملازمین رکھ لیتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جناب اسپیکر! یہ کامیاب تجربہ ہے کہ کنٹریکٹ والے ملازمین زیادہ کام کرتے ہیں۔ امریکہ میں یا کہیں بھی جائیں ترقی پذیر ممالک میں وہ اپنے ملازمین کو کنٹریکٹ پر رکھتے ہیں ان سے اچھی طرح کام لے سکتے ہیں کہیں بھی permanent نہیں ہیں اگر آپ پنجاب جائیں تو اب پنجاب ترقی کر رہا ہے وہ اس لئے کہ سارے ملازمین کنٹریکٹ پر ہیں تو ہمارا آگے ارادہ یہ بھی ہے کہ تمام ڈیپارٹمنٹ کے لئے ہم قانون سازی کریں گے اور ہمارا ارادہ یہ ہے کہ گریڈ ایک سے لے کر گریڈ بیس تک ہم کنٹریکٹ پر رکھیں گے کیونکہ یہ دنیا میں کامیاب تجربہ ہے اور ہمارے ملک میں جو ترقی یافتہ صوبہ ہے پنجاب اس میں بھی یہ ہے اور یہاں اگر ہم کسی کو ملازمت دے دیں تو وہ ایک گھنٹے کے لئے بھی کام کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اگر کوئی کنٹریکٹ پر ہو اور ڈیلی ویجز پر ہو تو اس کو پتہ ہوگا اگر آج میں نے کام نہیں کیا تو کل میرا بستر گول ہو جاتا ہے تو جناب اسپیکر! یہ کامیاب تجربہ ہے ہم سمجھتے

ہیں ہم اس میں اور بھی آ گے بڑھیں گے ورنہ ان کو ہم نے ہماری گورنمنٹ نے permanent کرنے کے لئے فیصلہ کرلیا یہ نہ ہوا تو یہ کوئی غیر قانونی عمل نہیں ہے نہ کسی رولز ریگولیشن کے خلاف ہے۔

جناب اسپیکر: جی جان محمد صاحب!

میر جان محمد جمالی: جناب! مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ کنٹریکٹ کا یہ بڑا کامیاب تجربہ ہے یہ صرف پنجاب میں نہیں ہے ابھی تو ہمارے وزیراعظم نے بھی کہا ہے کہ ہر تین ماہ بعد وزراء کی کارکردگی دیکھی جائے گی۔ امید ہے ابھی یہ بلوچستان میں بھی یہ کیا جائے گا کہ ان کی قابلیت کیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! اس میں بات یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ہو باقی اس کو جس طریقے سے وہ رکھتے ہیں وہ رکھیں۔ یہاں تو بات یہ ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ اس کے رولز ریگولیشن نہیں کہ آدمی کو کس بنیاد پر فارغ کریں گے۔

جناب اسپیکر: او کے۔ مولانا صاحب زیارتوال صاحب کا سوال یہ کہ محکمہ ہو وہ جس طریقے سے ملازم رکھنا چاہتا ہے وہ ٹھیک ہے۔ لیکن ہر ڈیپارٹمنٹ کے اپنے رولز ہوتے ہیں تو اس ڈیپارٹمنٹ کے رولز آپ لوگوں نے بنائے ہیں یا نہیں بنائے ہیں؟

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب! یہ تو رولز ہیں اس کے مطابق یہ محکمہ کام کر رہا ہے میں زیارتوال صاحب کو اب بھی کہتا ہوں کہ اگر اس طرح کوئی عمل ہو آ جائے وہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائے یہ کوئی غیر قانونی نہیں ہے وہ رول کی کوئی خلاف ورزی دکھائے ہم اس کی انکوائری کر کے اس ہاؤس میں پیش کر دیں گے۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! اس پر فیصلہ یہ ہے مولانا واسع صاحب اس سوال پر تقریباً آدھا گھنٹہ بحث ہوئی ہے مناسب یہ ہوگا زیارتوال صاحب اور آپ میٹنگ کرلیں اور یہ جو انہوں نے خدشات ظاہر کئے ہیں اگر اس میں واقعی کچھ خامیاں یا کمیاں ہیں آپ اس کو دور کریں چونکہ اس پر زیادہ بحث ہوئی ہے اس کو تمام میڈیا نے دیکھا تمام افسروں نے دیکھا مولانا صاحب کے ڈیپارٹمنٹ کے متعلق یہ بھی ایک قسم کی سزا ہے پھر میں یہ کہتا ہوں زیارتوال صاحب آپ کے ساتھ بیٹھیں گے یہ جو خدشات ہیں دور ہو جائیں گے۔

مولانا صاحب آپ بھی زیارتوال صاحب کے ساتھ بیٹھیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب! آپ کے حلقے کی جو اسکیمات تھیں جو سفارشات تھیں آپ نے بھی بی ڈی اے کو دے دیں اگر یہ سزا سمجھتے ہیں تو آپ نے بی ڈی اے کو کیوں دیا۔

جناب اسپیکر: میں نے نہیں دیا۔

حاجی جمعہ خان بگٹی: جناب اسپیکر صاحب! ایک عرض ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۶۳۰۔

☆۶۳۰ جان محمد بلیدی: (مورخہ ۲۴/اگست ۲۰۰۸ء کے اجلاس میں مؤخر شدہ)

کیا وزیر بی ڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ محکمہ بی ڈی اے کو ضلع کیچ میں سڑکوں کی تعمیر کے سلسلے میں فنڈز فراہم کر دیے گئے ہیں اور محکمہ نے ٹینڈر کرنے کے بعد ورک آرڈر بھی جاری کر دیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مشتہر کردہ اخبارات کے نام اور ٹھیکیداروں کے نام بتائے جائیں؟

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): (الف) درست ہے۔

(ب) مشتہر کردہ خبارات کے نام درج ذیل ہیں:۔

| نمبر شمار | اخبارات کے نام |
|---|---|
| ا۔ | رزنامہ جنگ کوئٹہ |
| ۲۔ | روزنامہ انتخاب حب |
| ۳۔ | روزنامہ عوام کوئٹہ |

ٹھیکیداران جن کو یہ کام سونپے گئے ہیں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

| نمبر شمار | پروجیکٹ کا نام | کمپنی کا نام | ڈی پی آر نمبر |
|---|---|---|---|
| ا۔ | تربت پسنی روڈ ۴۴ کلومیٹر | آغا گل اینڈ کمپنی | AB-91 |
| ۲۔ | مہناز الندور روڈ بلیدہ ۵ کلومیٹر | دُر محمد گورنمنٹ کنٹریکٹر | ایضاً |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۔ گواک رفیق روڈ (سوروتاردیق) ۵کلومیٹر | عبدالغفار رنداینڈ برادرز | ایضاً |
| ۴۔ گومازئی ٹوتربت مندمین روڈ ۳کلومیٹر | عبدی خان اینڈ برادرز | ایضاً |
| ۵۔ گُلاتک زامران روڈ | سیّدطلال ایسوسی ایٹ | ایضاً |
| ۶۔ تربت پسنی لنک روڈتا کوسٹل ہائی وے ۲۰کلومیٹر | نصرت اللہ خان اینڈ کمپنی | ایضاً |
| ۷۔ زرین بگ ٹوپشال روڈ | عبدالغفوررندگورنمنٹ کنٹریکٹر | ایضاً |

جناب اسپیکر: بلیدی صاحب! کوئی ضمنی ہے تو دریافت کریں۔

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! اس میں ضمنی دو ہیں یہ ہے کہ منسٹر موصوف صاحب ذرا توجہ سے سنیں اس میں یہ دیا ہے کہ نمبرایک پہ پسنی روڈ جو۴۴کلومیٹر ہے آج کل ہمیں اور آپ سب کو پتہ ہوگا کہ کراچی جانے کے لئے تربت پسنی روڈ استعمال ہورہی ہے ہماری انفارمیشن یہ ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اسکا کام ابھی تک ایک کلومیٹر بلیک ٹاپ نہیں ہوا ہے لیکن اطلاعات یہ ہیں کہ اس روڈ کے لئے ۶ کروڑ روپے جاری کر دیئے گئے ہیں باقاعدہ ٹھیکیدار کو نمبر دو اسی کا پانچواں ہے کُ لاتک زامران روڈ۔

جناب اسپیکر: بلیدی صاحب! آپ تقریر نہ کریں اپنی سپلیمنٹری کریں۔

جان محمد بلیدی: مسئلہ ہے سر! میں ایک صحافی ہوں میں کر سکتا ہوں مسئلہ ہوگا آپ کے منسٹر کے لئے اسی لئے میں وضاحت کر رہا ہوں دوسرا ہے کلاتک زامرن وہ پانچویں نمبر پہ ہے تو کلاتک اور زامران کے درمیان بلیدہ آتا ہے تو اس وقت جو کام ہوا ہے وہ ہو رہا ہے وہ کلاتک روڈ سے بلیدہ تک یا کوچہ بلیدہ تک اور زامران جو شروع ہوتا ہے وہ بلیدہ کے بعد شروع ہوتا ہے بارڈر تک کیا اسکا بھی ارادہ رکھتے ہیں کہ وہ اس کو باقاعدہ زامران تک لے جائینگے یا اسکو یہی پر ختم کر دیں گے۔

جناب اسپیکر: اوکے جی مولانا بازئی صاحب سپلیمنٹری سمجھ آ گئی۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): جناب! بلیدی صاحب آپ نے جو کچھ کہا میں اس کے بارے میں کوشش کرونگا انشاء اللہ اس کو پورا کریں گے حکومت کی طرف سے فنڈ مل جائے لیکن بعض جگہ اپوزیشن والوں نے بھی اسکیمات دی ہیں بی ڈی اے کو کچکول علی صاحب نے بھی دی ہیں ۳۰ لاکھ کی۔ وہ بیٹھا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! آپ بیٹھیں مولانا واسع صاحب آپ اس پر کچھ بولیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! میرے خیال میں اس سوال کا بھی اس سوال سے ملا جلا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ حالات وہاں شاہ صاحب کا اس علاقے سے تعلق ہے کیونکہ اس نے وہاں دیکھ کر آیا ہے میں نے آپ کو کہہ دیا میں وہاں نہیں گیا ہوں اگر یہ حال احوال شاہ صاحب دے دیں آپ شاہ صاحب کو اجازت دے دیں

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): شکریہ جناب اسپیکر! جہاں تک ان محترم ممبر کے پہلے سوال کا تعلق ہے تربت پسنی روڈ پہ کام ہو رہا ہے اس میں کئی زمین کا کام کافی حد تک مکمل ہو چکا ہے اب انشاء اللہ کچھ دنوں میں بلیک ٹاپنگ اسٹارٹ ہو گی کتنی پیمنٹ ہوی ہے وہ اگر ٹائم دے دیں اس وقت میرے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے جو اس ڈیپارٹمنٹ سے میں لوں لیکن اگر وہ جانا چاہے تو وہ میرے پاس آئیں میں ان کو بتا سکتا ہوں کہ کتنے پیسے ریلیز ہوئے ہیں لیکن جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے کلاتک زامران اس پہ کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ اس کو زامران تک پہچائیں گے جس سے زامران سے آنے والوں کے لئے تقریباً ۴۰ کلومیٹر کا فاصلہ تربت شہر سے کم ہو جائے گا۔

جان محمد بلیدی: جناب! وہاں تو ایک کلومیٹر نہیں ہے اور ٹھیکیدار کو ۶ کروڑ روپے ملے ہیں میں یہی کہنا چاہ رہا تھا اور شاہ صاحب کو اچھی طرح پتہ بھی ہے کہ ٹھیکیدار کو ۶ کروڑ روپے ملا ہیں جہاں ایک کلومیٹر بھی نہیں ہے یہ ہے بی ڈی اے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: اسکو کام کے لئے ملا ہے بلیدی صاحب اس پہ کام شروع ہے یا نہیں؟

جان محمد بلیدی: کام ہو رہا ہے سر! لیکن ۶ کروڑ روپے ادائیگی ہوئی ہے اس کو جہاں ایک کلومیٹر روڈ نہیں بنی ہے سر!

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب! یہ سراسر غلط ہے وہاں پہ Earth work ہوا ہے پل بنے ہیں کام ہو رہا ہے کٹنگ ہو رہی ہے لیکن پتہ نہیں کہ وہ کام کس کو کہتے ہیں جناب! روڈ پہ کام ہو رہا ہے۔

جان محمد بلیدی: سر! ٹریکٹر ان کے موجود ہیں شاہ صاحب خود اس میں ملوث ہیں میں اس پہ زور نہیں دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال نمبر ۶۳۱۔

☆۶۳۱ جان محمد بلیدی: (مورخہ ۲۴ راگست ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں مؤخر شدہ)

کیا وزیر بی ڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) ضلع کیچ میں بی ڈی اے کا نیٹ ورک کس قدر موجود ہے اور ان کاموں کی نگرانی کس ایس ڈی او اور ایکسیئن کے ذمہ عائد کی گئی ہے؟

(ب) بلوچستان میں اس وقت کتنے انجینئرز محکمہ میں مستقل طور پر ملازمت کر رہے ہیں؟

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): (الف) بی ڈی اے کو ضلع کیچ میں مندرجہ ذیل سڑکوں کی تعمیر کا کام سپرد کیا گیا ہے جن کی نگرانی درج ذیل انجینئرز کر رہے ہیں۔ اس کیلئے تربت میں ایک دفتر بنایا گیا ہے۔

سڑکوں کی تفصیل:۔

| نمبر شمار | سڑکوں کا نام |
|---|---|
| ۱۔ | تربت پسنی روڈ ۴۴ کلومیٹر۔ |
| ۲۔ | مہناز النڈور روڈ بلیدہ ۵ کلومیٹر۔ |
| ۳۔ | گواک رفیق روڈ (سوروتاردیق) ۵ کلومیٹر۔ |
| ۴۔ | گومازئی ٹو تربت مند مین روڈ ۳ کلومیٹر۔ |
| ۵۔ | گلاتک زامران روڈ۔ |
| ۶۔ | تربت پسنی لنک روڈ تا کوسٹل ہائی وے ۲۰ کلومیٹر۔ |
| ۷۔ | زرین بگ ٹو پشال روڈ۔ |

تفصیل انجینئرز:۔

| نمبر شمار | انجینئرز کا نام |
|---|---|
| ۱۔ | مامون حمید اسسٹنٹ انجینئر |
| ۲۔ | نذر محمد اسسٹنٹ انجینئر |

۳۔ دل جان سب انجینئر

۴۔ ثناءاللہ سب انجینئر

۵۔ محمد ولید سب انجینئر

۶۔ محمد نواب سب انجینئر

۷۔ عباس شاہ جونیئر انجینئر

(ب) بی ڈی اے میں مندرجہ ذیل انجینئرز پروجیکٹ پوسٹوں پر کام کررہے ہیں۔ پروجیکٹس کی تکمیل پر ان کی ملازمت ختم کردی جائیگی:۔

| نمبر شمار | نام | عہدہ |
|---|---|---|
| ۱۔ | محمد اسحاق | سینئر انجینئر (ڈیپوٹیشن) |
| ۲۔ | محمد مامون حمید | اسسٹنٹ انجینئر |
| ۳۔ | محمد جمیل | اسسٹنٹ انجینئر |
| ۴۔ | اکرام اللہ | اسسٹنٹ انجینئر |
| ۵۔ | نذر جان | اسسٹنٹ انجینئر |
| ۶۔ | ایمل خان | اسسٹنٹ انجینئر |
| ۷۔ | بادشاہ خان | اسسٹنٹ انجینئر |
| ۸۔ | محمد امتیاز | اسسٹنٹ انجینئر |
| ۹۔ | منیر احمد | اسسٹنٹ انجینئر |
| ۱۰۔ | عباس شاہ | جونیئر انجینئر |
| ۱۱۔ | بسم اللہ کاکڑ | سب انجینئر |
| ۱۲۔ | محمد ولید | سب انجینئر |
| ۱۳۔ | دل جان | سب انجینئر |
| ۱۴۔ | ارشد فرید | سب انجینئر |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۵۔ | عمران علی | سب انجینئر |
| ۱۶۔ | ثناءاللہ | سب انجینئر |
| ۱۷۔ | محبت خان | سب انجینئر |
| ۱۸۔ | صحبت خان | سب انجینئر |
| ۱۹۔ | ثناءاللہ ولد عطاءاللہ | سب انجینئر |
| ۲۰۔ | علی عمران | سب انجینئر |
| ۲۱۔ | فرید احمد | سب انجینئر |
| ۲۲۔ | عبدالمالک | سب انجینئر |
| ۲۳۔ | خالد احمد | سب انجینئر |
| ۲۴۔ | نواب خان | سب انجینئر |
| ۲۵۔ | ثناءاللہ ولد حمیداللہ | سب انجینئر |

جناب اسپیکر: بلیدی صاحب! کوئی ضمنی ہے تو دریافت کریں۔

جان محمد بلیدی: سر! اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے جس طرح کہا گیا ہے کہ تمام انجینئر اور اسٹنٹ انجینئرز عارضی طور پر ہیں جناب! کل اس کام کی غیر معیاری ہونے کا نوٹس کس طرح لیا جائے اس کا ذمہ دار کون ہے اس کو کس طرح پکڑا جائے؟

جناب اسپیکر: اوکے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جو بھی محکمہ کام نہیں کر رہا ہے اسکے محکمے کو افسر اور ان کے محکمے کے سیکرٹری وہ سب اسکے ذمہ دار ہیں۔

جان محمد بلیدی: میں دوبارہ کہتا ہوں آپ ذرا توجہ سے سنیں دیکھیں بات یہاں یہ آئی کہ تمام لوگوں کو آپ نے عارضی طور پر رکھا ہے ملازم اسی لئے رکھے جاتے ہیں کہ کل اگر کوئی مشکل ہوا یا ڈیپارٹمنٹ کی اگر کمزوری ہے تو اسکو آپ گلے سے پکڑیں گے سسپنڈ کریں گے سزا دیں گے میں کہتا ہوں یہاں سزا و جزا کس پہ ہوگی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب والا! میں ایک گزارش کروں یہ جو معزز ممبر فرما رہے ہیں یہ بنیادی طور پر غلط ہے کہ یک XEN کی ماہانہ تنخواہ ۲۰ ہزار ہوگی اور ۳۰ سال ملازمت ہوگی لیکن ایسی اسکیموں پہ اس کو کام دیا جاتا ہے جو اربوں کے ہیں تو کیا یہ اس لئے اگر اس کو نوکری سے نکالا جائے تو اسکی ساری مراعات سارے پیسے وہ آپ اس سے واپس لے سکتے ہیں یہ نہیں ہوتا یہ ہوتا ہے کہ مثلاً اس ڈیپارٹمنٹ نے کسی کو کام دیا کنسلٹنٹ رکھ لیا یہ بھی اختیار ہے کنسلٹنٹ با قاعدہ گارنٹی دیتا ہے کام کی اس میں یہ ایگریمنٹ بھی ہوتا ہے کہ اگر جس کنسلٹنٹ نے اس کام کی نگرانی کی ہے ۱۰ سال تک ۱۵ سال تک ۲۰ سال تک جو ایگریمنٹ میں لکھا ہوا ہے اگر اس میں کوئی ڈیفیکٹ آیا تو وہ ذمہ دار ہے یہ نہیں ہوتا کہ آپ کسی افسر کو اس لئے آپکی نوکری دیں تاکہ بعد میں اس سے پوچھ گچھ ہو جائے یہ نہیں ہوتا نوکری کا مطلب یہ ہوتا ہے اسکے حقوق کا تحفظ ہو گریجویٹی ملے ریٹائرمنٹ کے بعد اسکو وہ حقوق حاصل ہو مثلاً جس طرح مولانا صاحب نے کہا پنجاب گورنمنٹ نے ابھی ٹیچر بھی contract پہ رکھے ہیں ڈاکٹر بھی رکھے ہیں اور ہم بھی تجربہ کرنے جا رہے ہیں تو اسکا ان سے کوئی تعلق نہیں کہ ملازم پرمنٹ ہے یا ڈیلی ویجز پہ ہے یا کنٹریکٹ پہ ہے اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: او کے جی رحیم صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! جیسا کہ احسان شاہ صاحب بتا رہے ہیں کہ ہم یہ تجربہ کرنے جا رہے ہیں پورا صوبہ اس وقت جس سسٹم کے ساتھ چل رہا ہے ایک بی ڈی اے اس سسٹم سے ہٹ کے کیوں چل رہا ہے؟ بس میرا یہی question ہے۔

جناب اسپیکر: جی شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! بی ڈی اے کوئی سسٹم سے ہٹ کے چل نہیں رہا اسی طرح سے واسا ہے اسی طرح سے بی سی ڈی اے ہے اسی طرح سے گورنمنٹ بلوچستان اور اٹانومس باڈیاں ہیں پسنی فش ہاربر ہے ہر ایک کی اپنے ایک رولز ہیں ہر ایک بائی لاز ہیں پہلے میں سن کے یہ تعجب مجھے ہوا جب دوستوں نے کہا کہ باقی ڈیپارٹمنٹس کے تو رولز ہیں بائی لاز ہیں اسکے بھی ہیں جناب! کوئی بائی لاز اگر نہ ہوتے تو یہ محکمہ اسٹیبلش نہ ہوتا جب تک اسمبلی کے فلور پہ آرڈیننس نہ آتا گورنر اس کی منظوری نہیں دیتا

کیبنٹ اسکی منظوری نہ دیتی وہ محکمہ بن ہی نہیں سکتا یہ کون سا سوال ہے یہ تو کامن سائنس کی بات ہے!

جان محمد بلیدی: جناب! اگر بائی لاز میں رکھا ہے یا منشن ہے تو پی ایچ ای روڈوں کا کام کریں گا؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): اس میں جناب! کئی اٹانومس باڈیاں ایسی ہیں میں یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ وہ ہسپتال بنا سکتے ہیں چلا سکتے ہیں اسکول بنا سکتے ہیں کاروباری ادارے بنا سکتے ہیں یہاں تک ان کے اختیارات ہیں جناب! کیوڈی اے کے پاس روڈ ہیں کام ہیں بلڈنگوں کے کام ہیں سیوریج کے کام ہیں۔

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): کوئی غلط بیانی نہیں ہے آپ آئیں میرے ساتھ بیٹھیں بائی لاز میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ یہ یہ چیزیں ان میں موجود ہیں۔

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! وہ ہمیں دکھائے کہ بائی لاز میں یہ بات ہے کہ وہ روڈ پہ کام کریں گے پی ایچ ای کا یا جیٹی بنائے گا اگر وہ وضاحت ہو تو ہم بات ماننے کو تیار ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب! وہ میرے ساتھ بیٹھے میں اس کو دکھاتا ہوں اگر اس میں نہیں ہے تو ہم مجرم ہیں رولز میں ہم amendment لائیں گے اگر ہے تو وہ ایسی بات نہ کریں فلور پہ۔

جناب اسپیکر: جی رحیم صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! قائد ایوان بیٹھے ہیں وہ بائی لاز دے دیں کہ اس بائی لاز کے تحت یہ اختیارات ان کے پاس ہیں یہ طریقہ اس کیلئے رکھا ہے۔ اگر ان کے پاس بائی لاز ہیں وہ پڑھ کر سنائیں ہم سب ذمہ دار لوگ ہیں ہم اس سے مطمئین ہو جائیں گے وہ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں ان کے پاس ہونا چاہئے وہ لائیں اور ہاؤس کو پڑھ کر سنائیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): اگر رول ہے تو آپ لائیں پڑھ کر سنائیں یہ تو پہلے سے موجود ہے پتہ نہیں اور اگر محکمہ نہیں ہے تو آپ ان سے سوال کس طرح کر سکتے ہیں۔ وزیر بی ڈی اے جب آپ کی حکومت بلوچستان کا ایک بی ڈی اے محکمہ ہے اور آپ اس سے سوال کا حق رکھتے ہیں تو یہ بات اس چیز کی دلیل ہے کہ ایک محکمہ ہے ایک رولز کے مطابق قانون اور کام ہوا ہے رہا اس میں کہ خرابی ہے کرپشن ہے اس کی نشاندہی تو آپ کر سکتے ہیں رول کے متعلق آپ کیسے کہہ سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب سپلیمنٹری یہ ہے یہ محکمہ ہے ٹھیک ہے بنا ہے اس کے رولز میں یہ نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ روڈ کے لئے ہے سیوریج کے لئے ہے واٹر سپلائی کے لئے ہے اس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): میرے خیال میں یہ سب کام کر سکتے ہیں کیونکہ ایک رول میں یہ موجود ہے اور میں نے ان کو کہہ دیا زیارت روڈ کا انہوں نے کہا ہے کہ خراب بنا دیا ہے زیارت روڈ کا انہوں نے یہ نہیں کہا غلط دیا ہوا ہے۔ خرابی تو اپنی جگہ پر ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: یہ تو وہ ہے جناب اسپیکر! یہ تمام کام کر سکتے ہیں اور without tender بھی کرتے رہے ہے اور جناب اسپیکر! ٹینڈر میں بھی ان لوگوں کو بلایا جاتا ہے اس کے لئے جو طریقہ کار اپنایا گیا ہے آپ اس کی study کریں یہاں ایک بہت برائی چھپی ہوئی ہے اس برائی سے ہم صوبے کو نجات دلانا چاہتے ہیں میں آپ کو ذمہ داری سے کہتا ہوں میں ذمہ دار آدمی ہوں کرپشن کا ایک محکمہ ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): ایجوکیشن ایک حکومت کا منظور شدہ محکمہ ہے سب کام کرتے ہیں روڈوں کا کام کرتے ہیں اور اگر وہ pre tender کام کرتے ہیں تو اس میں کیا قباحت ہے سارے پاکستان میں ہوتا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جیسا کہ مولانا واسع صاحب نے کہا کہ یہ منظور شدہ محکمہ ہے اس ڈیپارٹمنٹ کو اتنے سال ہو گئے ہیں اس زمانے سے آج تک اس کے بائی لاز اس کو جو کام آپ سونپتے ہیں اور اس کی باقاعدہ حکومت کے طور پر آپ کی ذمہ داری ہے آپ جواب دہ ہیں اس میں۔ اس کی آپ جواب دہی کریں اس بنیاد پر یہ کام پی ایچ ای سے لے رہے ہیں ان کو دے رہے ہیں یہ اریگیشن سے لے رہے ہیں یہ محکمہ نااہل ہے ان کے پاس لوگ نہیں ہیں یہ ان کو دے رہے ہیں اور یہ باقاعدہ رولز کے مطابق ہم کام کر رہے ہیں رولز کی وائیلیشن نہیں کی ہے میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے رول کی وائلیشن کی ہے آپ کے پاس سٹیبل ڈیپارٹمنٹ ہیں ہر ضلع میں اس کے estable دفتر ہیں۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب! آپ نے اس کی تقریر کی ہے اور اس کی سپلیمنٹری اور تھی اس کی سپلیمنٹری یہ تھی کہ یہ اس کے رول میں لکھا ہوا ہے کہ یہ کونسا کام کر سکتا ہے صرف یہاں تک بات ہوگئی یہ جو آپ سوال

کرر ہے ہیں یہ تو پچھلے سوال کی دہرائی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! یہ تو ہم خوامخواہ کہہ رہے ہیں اور وہ اس بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ یہ ٹھیک ٹھاک ہے میں یہ کہتا ہوں کہ ٹھیک ٹھاک نہیں ہے۔اور ٹھیک ٹھاک ڈیپارٹمنٹ آپ کے پاس ہیں اس کو آپ جس طرح چلائیں گے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جناب! خواہ مخواہ کاموں کو خراب کرنے کے لئے اپنے آپ راستہ نکالنے کے لئے ہم واضح طور پر یہ کہتے ہیں یہ غلط ہے اور غلط ہوا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! آپ نے اس پر فیصلہ بھی دے دیا ہے ہم اس پر بیٹھ جاتے ہیں اگر اس میں کوئی غیر قانونی کام ہو اس کی نشاندہی وہ کریں میں نے اس کے لئے پہلے ان کو کہا ہے کہ ہم اس کے لئے تیار ہیں رہی یہ بات کہ ہم نے اب تک روڈ۔ قانون میں تو پہلے سے لکھا ہوا ہے نہ تو سارے قانون کو ہم نے یاد کیا ہوا ہے ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں پہلے جو ہم نے روڈ دی ہوئی ہیں اس سے پہلے بھی وہ روڈز کے کام کر چکے ہیں آج ہم نے نہیں دیا اس سے پہلے بھی وہ ٹیوب ویل وغیرہ کا کام کر چکے ہیں آج ہم نے کوئی دوسرا کام دیا ہوا ہے تو یہ سارے کام کرومائیٹ کا دوسرا کام یہ سارے کام وہ پہلے کر چکے ہیں اس کے درمیان میں کسی ڈیپارٹمنٹ سے کوئی کام کسی نے نہیں لیا ہوا ہے بعد میں آپ اس سے کام لیتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اس سے غیر قانونی کام لیتے ہیں یہ بات زیارتوال صاحب! میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ اس طرح سے کوئی غیر قانونی کام نہ ہو میں اس رول پر آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر رول ریگولیشن کے خلاف ہم نے کوئی کام کئے ہیں آپ کو پتہ ہے تو کل سے میں اس کو ختم کر کے میں اس کو رول کے مطابق بناؤں گا۔

جناب اسپیکر: او کے صحیح۔بس ہو گیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: وہ یہ کہ کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ صرف تین آدمیوں کے لئے نہ ہو۔

جناب اسپیکر: شاہ زمان رند!

شاہ زمان رند: جناب! جیسا کہ کہا جاتا ہے وہاں سے جواب صحیح نہیں دیا جاتا ہے جب یہاں سے سپلیمنٹری ہو تو وہاں سے سیدھا سادھا صحیح جواب موصول ہو تو میں کہتا ہوں کہ اس کا جو پورا covered area دیا ہے وہ ۷۷ کلومیٹر بنتے ہیں ۷۷ کلومیٹر جو ہے سات انجینئر اسسٹنٹ انجینئر

وغیرہ ان ساٹھ ستر کلومیٹر کے لئے اتنے انجینئرز کا بھرمار۔ جب محکمے کے پاس انجینئر ہی نہیں ہے وہ ڈیپو ٹیشن پر لاکر کام کروا رہا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ سپلیمنٹری یہ پوچھنا چاہتے ہیں یہ پچاس انجینئر جو ہیں کیوں ہیں؟

شاہ زمان رند: میں کہتا ہوں کہ اتنے کلومیٹر روڈ کے لئے انجینئر کسی محکمے میں بھی نہیں ہونگے اور ڈیپوٹیشن پر اس محکمے میں رکھے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ سارے پچاس کلومیٹر کے لئے ہیں۔

شاہ زمان رند: یہ سارے ۷۷ کلومیٹر کے لئے ہیں؟

جناب اسپیکر: جی واسع صاحب! آپ نے سپلیمنٹری سنی ہے کہ ان پچاس کلومیٹر کے لئے اتنا بڑا عملہ پچاس آدمیوں کا کیوں ہے؟ جی۔

شاہ زمان رند: جناب! انہوں نے سپلیمنٹری سنی ہے اور ان کے پاس جواب نہیں ہے لیکن پھر بھی میں یہ دہرا دیتا ہوں ۷۷ کلومیٹر جو روڈ بنتی ہے تو اس کے لئے پچیس انجینئر اسسٹنٹ انجینئر اور اس کے علاوہ دوسرا بھی عملہ ہوگا یہ کتنے ہوگئے ایک ایک کلومیٹر کے لئے بیس بیس لوگ تنخواہ لے رہے ہیں مزے لے رہے ہیں پچاس پچاس لوگ یہ ظلم ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): یہ چھ سو کلومیٹر کے لئے ہیں اور ایک طرف تو ان کا کہنا یہ ہے کہ اعتراض یہ ہے کہ اس محکمے کے پاس آدمی نہیں ہے آپ ان کو کام نہ دیں دوسری طرف یہ اعتراض بھی ہے کہ انہوں نے کیوں زیادہ آدمی رکھے ہیں پہلے تو یہ فیصلہ ہو کس بات پر وہ قائم ہیں؟

شاہ زمان رند: باقاعدہ اس کے نیچے لکھا ہوا ہے جناب اسپیکر! چوالیس کلومیٹر ایک ہے پانچ کلومیٹر ایک ہے پانچ کلومیٹر دوسرا ہے تین کلومیٹر ہے بیس کلومیٹر اور ہے بس۔ یہ ہے جناب! اس کے علاوہ جو انہوں نے ڈالا ہے وہ اس کے نیچے ہے۔ پتہ نہیں یہ کونسا جواب دے رہے ہیں یہ کس کا جواب دے رہے ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: اوکے۔ یہ جو آپ نے ہے چھ سو کلومیٹر کا کہا ہے یہاں پر تربت پسنی روڈ کا ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب! یہ محکمہ اور یہ آدمی کسی ایک روڈ کے لئے نہیں ہے محکمہ جہاں چاہے

کسی روڈ پر بھی ان کی ڈیوٹی لگا سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف ایک روڈ کے لئے ہے یہ تو overall سارے محکمے کے لئے ہے جناب!

شاہ زمان رند: یہاں پر جناب! غلط لکھا ہوا ہے یا یہ کیا ہے وہاں سے جواب ان کو موصول غلط ہوا ہے اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ اتنی کلومیٹر روڈ ہے اس اس جگہ پر ان کے لئے یہ لوگ رکھے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ سوال پڑھیں سوال میں یہ ہے کہ بلوچستان میں اس وقت کتنے انجینئر مستقل طور پر ملازمت کر رہے ہیں سوال تو یہ ہے یا یہ بلوچستان کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں۔ یہ ایک روڈ کے حوالے سے نہیں پوچھ رہے۔

شاہ زمان رند: جناب اسپیکر صاحب! یہ انہوں نے خود ڈیٹیل دی ہے کہ ان روڈوں پر کام ہو رہا ہے اور ان کے لئے یہ مانگ رہا ہے اور وہ تو دوسری جگہ پر ان کا وہ ہے نہیں۔ یہ تو ستتر کلومیٹر یہی ہے۔

جان محمد بلیدی: جناب! کتنے لوگ ہیں اور انہی جگہوں پر کام کر رہے ہیں یہ جو جواب وہاں سے آتا ہے وہ یہاں پڑھ لیتا ہے۔

جناب اسپیکر: اور کہا ہے باقی بھی جہاں کام ہوگا ان لوگوں سے کرائیں گے۔ اس روڈ کے لئے بھرتی نہیں کئے گئے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): یہ بھی کوئی بات ہے کیوں زیادہ انجینئر رکھے ہیں یہ بھی اعتراض ہے کہ کیوں نہیں ہیں۔ ایک بات تو کریں ایک بات جناب قائم ہوں۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! یہ خواہ مخواہ یوں الجھا رہے ہیں یہ کسی نے نہیں کہا ہے کہ اتنے انجینئر کیوں رکھے ہیں۔ یہ کہا ہے کہ جو انجینئر آپ نے رکھے ہیں اس میں سے اتنے qualified لوگ نہیں ہیں یہ permanent نہیں ہیں۔ میں آپ کو ان کے نام اور عہدے بتاتا ہوں جناب اسپیکر! آپ سن لیں میں پڑھ کر سناتا ہوں محمد اسحاق سینئر انجینئر۔ یہ ٹرم میں نے پہلے کبھی نہیں سنا ہے کہ سینئر انجینئر کیا ہوتا ہے محمد محمود اسسٹنٹ انجینئر، جمیل اسٹنٹ انجینئر، اکرام اللہ اسسٹنٹ انجینئر، نظر جان اسسٹنٹ انجینئر، اجمل خان اسسٹنٹ انجینئر، بادشاہ خان اسسٹنٹ انجینئر، محمد امتیاز اسسٹنٹ انجینئر، پھر لکھا ہے بادشاہ جونیئر انجینئر، بسم اللہ کاکڑ سب انجینئر، محمد منیر سب انجینئر، ولی جان سب انجینئر اور ارشد ترین

سب انجینئر، امداد علی جونیئر انجینئر یہ جونیئر انجینئر کی ٹرمالوجی ہم نے پہلے نہیں سنی ہے۔

جناب اسپیکر: یہاں پر سب انجینئر لکھا ہوا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: عمران علی جونیئر انجینئر ہے میرے پاس یہ لکھا ہوا ہے میں یہ پڑھ رہا ہوں اور یہ پندرہ نمبر پر ہے صحبت خان سب انجینئر، عطاء اللہ سب انجینئر، علی عمران سب انجینئر، فرید احمد سب انجینئر ہ، عبدالمالک سب انجینئر، خالد احمد سب انجینئر، نواب خان سب انجینئر، ثناء اللہ ولد حمید اللہ سب انجینئر۔ یہ ان کے سٹاف ہے اس میں کوئی ایکسیئن نہیں ہے اس میں جناب! اے سی نہیں ہے اس میں اس کا چیف انجینئر نہیں ہے جناب! اس کیلئے احسان شاہ اس کو خواہ مخواہ وہ کر رہا ہے یہ مستقل طور پر آپ کے پاس qualified انجینئر جن کے پاس تجربہ ہو۔ جن کا کام ہو اور اس کو وہ کر سکیں گے۔ یہ سب انجینئر آپ نے اکٹھے کئے ہیں جونیئر انجینئر اکٹھے کئے ہیں یہ پتہ نہیں ہے کہ اس کی qualification کیا ہے کس طریقے سے ہے کس طریقے سے نہیں ہے اور آپ اس کے لئے ایک محکمہ چلا رہے ہیں اور تمام محکموں کے کام بھی ان کے گلے میں ڈال رہے ہیں ان کی ذمہ داریاں بھی ان کو سونپ رہے ہیں۔ یہ سمجھ تو نہیں آتا ہے یہ کیا ہے؟

شاہ زمان رند: جناب اسپیکر صاحب! یہ جو بار بار یہ جو بات کر رہے ہیں ایک اور وضاحت کر دوں یہ خود پڑھ لیں یہ ان کی سمجھ میں صحیح نہیں آ رہا ہے۔ بی ڈی اے کو ضلع کیچ میں مندرجہ ذیل سڑکوں کی تعمیر کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ جن کی نگرانی درج ذیل انجینئرز کر رہے ہیں۔ ان کے لئے تربت میں ایک دفتر بھی بنایا گیا ہے۔ اس میں انجینئرز کے نام ہیں اور کیچ کیلئے جو روڈ ہیں اس کی ڈیٹیل بھی دی ہے۔ کہ اتنے محکمے ہیں۔ اگر ان کے پاس جواب نہیں تو یہ لوگ معذرت کر لیں اور اگلی دفعہ تیاری کر کے آئے یا اپنے منسٹر کو بتائے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): ایسی بات نہیں عرض یہ ہے کہ یہ انجینئرز پورے ڈیپارٹمنٹ کے ہیں جو کہ کام کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہاں پر جو لکھا ہے۔ شاہ صاحب آپ سنیں اس میں لکھا ہوا ہے بی ڈی اے کو ضلع کیچ کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ جن کی نگرانی درج ذیل انجینئرز کر رہے ہیں۔ یہ کیا ہے؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): ذیل میں جناب! ان کا نام دیا ہے مثلاً اسی محکمے کو کوئی اور کام دے۔

جناب اسپیکر: وہ تو سمجھ گیا لیکن اس وقت جو معزز اراکین فرما رہے ہیں اس سوال کے متعلق (الف) میں لکھا ہوا ہے۔ بی ڈی اے کو ضلع کیچ میں مندرجہ ذیل سڑکوں کی تعمیر کا کام سپرد کیا گیا ہے جن کی نگرانی درج ذیل انجینئرز کر رہے ہیں۔ اس کیلئے تربت میں ایک دفتر بنایا گیا ہے اس کے بعد یہ ساری تفصیل دی گئی ہے۔ اس سے تو ہم یہ اخذ کریں گے کہ اس روڈ کے لئے یہ سارے انجینئر ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب! یہ محکمے کے انجینئرز ہیں ابھی ضرورت ان کی وہاں پر ہے صحیح supervision کے لئے محکمے نے وہاں ان کی ڈیوٹی لگادی ہے۔ کل وہاں کی روڈیں ذرا مکمل ہو جائیں گی یہی محکمہ ان انجینئرز کو وہاں سے اٹھا کر کئی اور کام سونپے گا۔ یہ تو اس محکمے کے اپنے ملازم ہیں جہاں چاہے ان کو رکھیں۔

جناب اسپیکر: جناب! اتنے سارے انجینئرز کو ایک جگہ پر نہ لگا دیں کسی اور جگہ بھی ان کو لگا دیں۔ شاہ صاحب ضرورت کے مطابق لگائیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): یہ ملازمت کے کوٹہ نہیں بلکہ محکمے کی ضرورت کے مطابق کام ہوتا ہیں۔ جہاں محکمہ ضرورت محسوس کرتا ہے وہاں انجینئر رکھتا ہے ممکن ہے اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہو۔ اگر کم کی ضرورت ہو تو ان کو کم کر دے۔

شاہ زمان رند: جناب شاہ صاحب معذرت کے ساتھ اس میں گورنمنٹ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ اس سے کوئی اپنا انا کا مسئلہ نہ سمجھے جبکہ معزز وزیر صاحب ایوان میں موجود ہیں۔ اگر وہ ہاؤس میں نہیں ہوتے تو پھر کوئی بات تھی۔ وہ جواب نہیں دے رہے۔ پھر بھی ایوان میں موجود ممبر خاموش ہیں۔ اس کے باوجود دس منسٹر اٹھتے ہیں اور کھڑے ہوتے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں سرے سے کہ کیا ہو رہا ہے یہ ظلم کی انتہا ہے جناب اسپیکر صاحب! اگر وہ جواب نہیں دے سکتے ہیں تو ہم بھی ضد نہیں کر رہے ہیں۔ وہ صرف یہ کہہ دیں یہ سوال مؤخر کیا جائے اس کے بعد آنریبل منسٹر جب آ جائے اس کا جواب وہ خود دیں اپنے محکمے سے پوچھ گچھ کر کے یہ تو اس کا طریقہ کار ہے اور ہر کوئی وہاں سے اٹھتا ہے وہ وہی بات ہے مدعی سست ہے گواہ چست ہے۔ لیکن گواہ تو کچھ چست ہو۔

جناب اسپیکر: آپ سنیں شاہ صاحب! یہاں پر جو مسئلہ آپ نے نشاندہی کی لیکن اس میں تھوڑا سا مبہم ہے

سوال کے دو حصے ہیں ایک (الف) و(ب) یہ جو تفصیل ہے جزو(ب) کا جواب ہے۔ کیونکہ (ب) میں سوال کیا گیا ہے۔ بلوچستان میں اس وقت کتنے انجینئرز محکمے میں مستقل طور پر ملازمت کرر ہے ہیں۔ اس کا جواب یہاں پر ہے۔

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! احسان شاہ صاحب فرما رہے تھے۔ کہ یہی انجینئرز ہم دوسری جگہ لے جائیں گے۔ جبکہ سوال کے جزو(ب) میں خود ہی انہوں نے کہا ہے کہ بی ڈی اے میں مندرجہ ذیل انجینئرز پروجیکٹ پوسٹوں پر کام کرر ہے ہیں پروجیکٹ کی تکمیل پر ان کی ملازمتیں ختم کردی جائیں گی۔ اس کا وہ خود جواب دے رہے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): جناب! یہ درست ہے یہ اسکیم ختم ہوگی دوسری پر چلے جائیں گے۔

جناب اسپیکر: بات کو الجھاؤ نہیں صحیح بات پر آجاؤ۔ جس کا میں نے کہا یہ بھی صحیح ہے۔ لیکن یہاں سوال کے دو حصے ہیں یہ جو ٹوٹل بتا رہے ہیں پہلے والے حصے کا ضلع کیچ میں بی ڈی اے کا نیٹ ورک کس قدر موجود ہے۔ اوران کاموں کی نگرانی کس ایس ڈی او اور کس ایکسین کے ذمے ہیں۔ پھر جزو(ب) میں انہوں نے سوال کیا ہے کہ بلوچستان میں اس وقت کتنے انجینئرز وہ بلوچستان کے حوالے سے پوچھ رہا ہے (ب) کا جوزیارتوال صاحب نے تفصیل بتادی۔ تو (ب) کا جواب ہے۔ وہ اٹھا کہ اتنے سارے ملازم لیکن چونکہ وہ پورے بلوچستان کے لئے ہیں۔ اور بلوچستان میں اس وقت کتنے انجینئر مستقل طور پر ملازمت کرر ہے ہیں؟

جان محمد بلیدی: جناب! ان کا جو جواب ہے کہ اس وقت جو پراجیکٹس پر جو پوسٹیں ہیں انکو کام کی تکمیل کے بعد فارغ کردیا جائے گا۔ وہ ذکر بھی ان کا ہے جو سات پراجیکٹس ہیں جن پر کام ہو رہا ہے۔

میر شبیر احمد بادینی: جناب! اس میں سب واضح ہے۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): جناب! اگر ان کا کوئی اعتراض ہے ہم اس کی تحقیقات کیلئے حاضر ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ او کے۔

میر شبیر احمد بادینی: وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک ضلع کے لئے تمام انجینئرز ہیں پچاس۔ یہ پچاس کیچ کے لئے نہیں ہیں۔ کیچ کے لئے یہاں پر آٹھ ہیں۔ جو ضلع وار تفصیل دی گئی ہے۔ کیچ کے لئے وہ ہیں۔ یہ پچاس

کے پچاس کیچ کے لئے نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہاں پہ تو۔۔۔۔اس سوال کی جہاں پہ سپلیمنٹری آپ کر رہے ہیں۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی

عبدالرحیم زیارتوال: میرا ضمنی question یہ ہے۔ جناب اسپیکر! کہ تربت پسنی روڈ (۴۴) کلومیٹر کمپنی کو دیا گیا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا according to the rule آغا محمد اینڈ کمپنی کو دیا گیا ہے۔ یا رولز کو پامال کر کے ٹینڈر کیا گیا ہے ٹھیکہ؟

جناب اسپیکر: کہاں پر لکھا ہوا ہے؟

عبدالرحیم زیارتوال: یہ جناب! یہاں پر لکھا گیا ہے نمبر شمار سڑکوں کے نام تربت پسنی روڈ (۴۴) کلومیٹر میں اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ کیا according to rule properly دیا گیا ہے یا بغیر اس کے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب والا! محترم دوست سے گزارش ہے کہ تمام کام رولز اور قانون کے مطابق دیئے گئے ہیں اگر وہ سمجھتے ہیں نہ صرف ایک کام میں حکومت کے بی ڈی اے کے علاوہ کسی بھی محکمے میں غلط طریقے سے کام دیا گیا ہے۔ خواہ وہ پی ایچ ای، ایریگیشن، بی ڈی اے، واسا کوئی بھی محکمہ ہو نشاندہی کر لیں ہم اس کو تحقیقات کے لئے تیار ہیں۔

جناب اسپیکر: اوکے جی۔

عبدالرحیم زیارتوال: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ٹھیکے صحیح دیئے گئے ہیں یا غلط؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب! میں نے میک بھی آن رکھا ہے میرے خیال میں سب کو میری بات سمجھ بھی آئی ہو گی۔ میں نے یہ عرض کیا کہ محترم دوست کا کہنا ہے کہ یہ کام غلط دیئے گئے ہیں یا صحیح دیئے گئے ہیں۔ یہ کام بالکل رولز اور قانون کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ نہ صرف یہ ایک کام کی بات ہے۔ اس محکمے میں باقی کام اس حکومت میں باقی محکمے ہیں ایریگیشن، پی ایچ ای، سی اینڈ ڈبلیو وغیرہ کسی بھی محکمے کے کسی ٹینڈر کی نشاندہی کریں کہ غلط دیا گیا ہے۔ اس کی تحقیقات کے لئے ہم تیار ہیں۔

جناب اسپیکر: او کے۔ جی اگلا سوال۔

☆۶۳۲ جان محمد بلیدی: (مورخہ ۲۴/ اگست ۲۰۰۷ء کے اجلاس میں مؤخر شدہ)

کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تربت میں محکمہ کے حالیہ کاموں کی نگرانی کیلئے ایک مکان کرایہ پر لیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے کن وجوہ کی بناء پر بی ڈی اے کو سی اینڈ ڈبلیو پر فوقیت دی جن کا ضلع کیچ میں مکمل نیٹ ورک موجود ہے؟

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): (الف) درست ہے۔

(ب) بی ڈی اے کو محکمہ سی اینڈ ڈبلیو پر فوقیت نہیں دی گئی ہے۔ چونکہ بی ڈی اے کے پاس اپنا سِول ورکس کا ڈویژن بھی موجود ہے جو کہ ۱۹۷۴ء سے حکومت کی طرف سے دی گئی ترقیاتی اسکیموں کی تکمیل پہ عملدرآمد کر رہا ہے۔ بی ڈی اے کو حسب معمول کچھ سڑکوں کی تعمیر کا کام دیا گیا ہے۔ بہت سے کام اب بھی سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ہیں۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ جی۔

جان محمد بلیدی: جناب! اسمیں میں نے دو باتیں پوچھی ہیں۔ دونوں کا جواب نہیں ہے پھر میں وہ دہراتا ہوں۔ میں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ تربت میں محکمے کے حالیہ کاموں کی نگرانی کے لئے ایک مکان کرائے پہ لیا گیا ہے۔ یعنی کوئی وہاں نہیں ہے۔ کیا وہ کرائے کے مکان میں رہتے ہیں۔ ایک۔ دوسرا جو (ب) میں میں نے یہ پوچھا ہے کہ بی ڈی اے کو سی اینڈ ڈبلیو پہ کس بنیاد پر فوقیت دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: بات سنیں، پورا دو گھنٹے یہی ایک سوال پہ ہم نے آپ نے گزارا۔

جان محمد بلیدی: سر! یہ آپ دیکھیں سوال ہے۔ وہ تو بتایا جائے۔ فوقیت۔

جناب اسپیکر: فوقیت دی ہے اُنہوں نے۔ اب انہوں نے ایک دو گھنٹے سے۔۔۔۔۔۔۔

جان محمد بلیدی: وجہ تو بتائی جائے۔

جناب اسپیکر: وہاں پہ وہ تو بتا دیں وہاں پر رَش کا کام ہو گیا ہم نے اسی لئے نہیں دیدی ختم۔

جان محمد بلیدی: سر! لیکن انکا جواب آپ دیکھیں آپ کے پاس موجود ہے۔ اُنہوں نے یہاں اِسکا ذکر نہیں کیا ہے۔ سر! دیکھیں دو سوالات ہیں ۔ ایک ہی سوال کے دو حصے ہیں۔ اسمیں پہلی بات یہ ہے کہ ایک ایسا ادارہ جو وہاں کام ملنے کے بعد ایک کرائے کا مکان وہاں حاصل کرتا ہے جبکہ ایک ادارہ وہاں موجود ہے۔ دیکھیں وہ صرف بات وضاحت کرنے کے لئے ہے کہ ایک ادارے کے پاس گھر بیٹھنے کے لئے وہاں مکان نہیں ہے۔ وہ ادارہ وہاں سرے سے ہے ہی نہیں پھر بھی اُسکو سی اینڈ ڈبلیو پر فوقیت دی گئی ہے۔ یہ پوری بات ابھی آپ کے سامنے آ گئی ہے ابھی آپ اس پہ جو رولنگ دیں گے ہمیں قبول ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب والا! وہ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ انہی اسکیمات کے ساتھ ایک ایکس ای این کیلئے گھر کا بھی ہم وہاں پی سی ون بناتے۔

جناب اسپیکر: جی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): یہ کوئی سوال نہیں ہے کہ وہ کرائے کے مکان میں ہے حکومت کی بلڈنگ میں ہے کس کے مکان میں ہے یہ کون سا سوال ہے۔ یہ پوچھیں کہ وہ جو کام کر رہے ہیں وہ معیاری ہیں یا نہیں۔ کل وہ یہ پوچھیں گے کہ اُنہوں نے گوشت کیوں نہیں کھایا، مچھلی کیوں نہیں کھائی۔ یہ کونسے سوال ہیں جناب!

جناب اسپیکر: او کے۔ وقفہ سوالات ختم۔ جی سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): میر عبدالرحمٰن جمالی وزیر قانون و پارلیمانی امور، میر بختیار خان ڈومکی وزیر جنگلات، نوابزادہ بالاچ مری اور سلیم احمد کھوسہ۔ اِنہوں نے ذاتی، نجی اور سرکاری امور کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواستیں دی ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

جناب عبدالرحیم زیارتوال صاحب اپنی تحریک استحقاق نمبر ۵۹ پیش کریں۔

## تحریک استحقاق نمبر ۵۹

عبدالرحیم زیارتوال: شکریہ جناب اسپیکر! میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء

کے قاعدہ نمبر ۵۶ کے تحت ذیل میں دی گئی تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔تحریک یہ ہے کہ بجٹ اجلاس میں قائد ایوان نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کے لئے دو بونس تنخواہ کا اعلان کیا تھا۔اگرچہ اعلان میں P&D ،خزانہ اور اطلاعات کے محکمے بھی شامل تھے۔مگر محکمہ خزانہ نے تینوں مذکورہ محکموں کے ملازمین کو تنخواہ بمعہ الاؤنسز جاری کر دیا جبکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو صرف بنیادی تنخواہ کی ادائیگی کی گئی۔ستم بالائے ستم یہ کہ قائد ایوان کے اعلان میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے ملازمین کا ذکر تک نہ تھا۔لیکن اُن کو بھی الاؤنسز سمیت مکمل دو تنخواہوں سے نوازا گیا۔اگست کے اجلاس میں بعض معزز ممبران کی نشاندہی پر وزیر خزانہ نے ہاؤس کو مسئلہ حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔لیکن ہنوز اسمبلی کے ملازمین الاؤنسز سے محروم ہیں۔اس سے نہ صرف ممبران اسمبلی بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بجٹ اجلاس میں قائد ایوان نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کے لئے دو بونس تنخواہ کا اعلان کیا تھا۔اگرچہ اعلان میں P&D ،خزانہ اور اطلاعات کے محکمے بھی شامل تھے۔مگر محکمہ خزانہ نے تینوں مذکورہ محکموں کے ملازمین کو تنخواہ بمعہ الاؤنسز جاری کر دیا جبکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو صرف بنیادی تنخواہ کی ادائیگی کی گئی۔ستم بالائے ستم یہ کہ قائد ایوان کے اعلان میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے ملازمین کا ذکر تک نہ تھا۔لیکن اُن کو بھی الاؤنسز سمیت مکمل دو تنخواہوں سے نوازا گیا۔اگست کے اجلاس میں بعض معزز ممبران کی نشاندہی پر وزیر خزانہ نے ہاؤس کو مسئلہ حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔لیکن ہنوز اسمبلی کے ملازمین الاؤنسز سے محروم ہیں۔اس سے نہ صرف ممبران اسمبلی بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔جی اسکی admissibility پر آپ مختصر بولیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال:</u> جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر:</u> ایک منٹ پھر آپ لوگ پریشان ۔۔۔۔اگلے اجلاس میں جتنے بھی موبائل ہیں چاہے ممبران کے ساتھ ہوں ہم باہر کوئی جگہ بنائیں گے ہال کے ساتھ وہاں ہم جمع کرتے رہیں گے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال:</u> ٹھیک ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! زیارتوال صاحب نے جوتحریک پیش کر دی ہے میرے خیال میں وہ اِس پہ جب بات کرتے ہیں تو اِس سے پہلے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر وقت لینے کی بجائے کہ وہ ہمیں قائل کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے اگر نہیں ہوا ہے تو اس میں ہم بھی شاید اس حوالے سے کہ یہ تاریخ اور جو بھی اسمبلی کی تاریخ تھی تو ہم نے دوسرے departments کے بغیر اسمبلی والوں کو یہ تنخواہ مِل رہی تھی لیکن اگر کوئی کمزوری یا اُس میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو ہمارے صوبے کی حالت کا بھی آپ کو معلوم ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم حکومت کی طرف سے اِنکی حمایت کرتے ہیں اور اپنے فنانس منسٹر صاحب کو میں گزارش کرتا ہوں کہ آج اس فلور پہ اعلان بھی کر دیں اور اسکے ساتھ ساتھ پھر ادائیگی کو بھی یقینی بنا دیں تا کہ فلور پہ یہ بات واضح ہو جائے اور یہ آئندہ اجلاس میں نہ آجائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم یقین دہانی کراتے ہیں حکومت کی طرف سے کہ آئندہ آپ کو یہ نوبت نہیں آئے گی۔

جناب اسپیکر: جی۔ ٹھیک ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: احسان شاہ صاحب! میں اُسمیں یہاں آپ کے ملازمین میں فوٹو گرافرز بھی ہیں۔ اُن کو بھی یہ نہیں ملا ہے وہ بھی اسمیں include ہوں تا کہ اُنہیں بھی ملے۔

جناب اسپیکر: جی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! جس طرح کہ سینئر منسٹر صاحب نے فرمایا اور ہماری حکومتی بنچوں کا اور اپوزیشن کے دوستوں کا بھی یہ مطالبہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ میں یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ اُنکو basic pay بمعہ allowances انشاء اللہ مِل جائیں گے اور جو رحیم زیارتوال صاحب نے فوٹو گرافروں کا ذکر کیا ہے وہ بھی انشاء اللہ اُس میں شامل ہوں گے۔

جناب اسپیکر: حکومت کی مثبت یقین دہانی پر تحریک نمٹائی جاتی ہے۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ، جناب عبدالرحیم زیارتوال، جناب محمد نسیم تریالئی اور اور جناب شفیق احمد خان صاحب میں سے کوئی اپنی مشترکہ تحریک استحقاق نمبر ۶۰ پیش کریں۔

مشترکہ تحریک استحقاق نمبر ۶۰

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! دوسری تحریک استحقاق۔ ہم بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط

کارمجریہ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۵۶ کے تحت ذیل میں دی گئی تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں۔تحریک یہ ہے کہ گزشتہ اجلاس میں ایک تحریک پر صوبائی وزیر لائیو اسٹاک جناب قدوس بزنجو صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ سمری summary تیار ہے اور بہت جلد بیروزگار ویٹرنریز ڈاکٹرز کو روزگار پر لگادیں گے لیکن آج تک نہ سمری منظور ہوئی ہے اور نہ ہی بیروزگار ویٹرنریز ڈاکٹرز کو روزگار پر لگادیا گیا ہے جس سے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ گزشتہ اجلاس میں ایک تحریک پر صوبائی وزیر لائیو اسٹاک جناب قدوس بزنجو صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ سمری summary تیار ہے اور بہت جلد بیروزگار ویٹرنریز ڈاکٹرز کو روزگار پر لگادیں گے لیکن آج تک نہ سمری منظور ہوئی ہے اور نہ ہی بیروزگار ویٹرنریز ڈاکٹرز کو روزگار پر لگادیا گیا ہے جس سے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں ذرا اسکی اگر وضاحت کردوں تو پھر شاید آپ کو آسانی ہو۔اگر اجازت دیں تو جناب؟

جناب اسپیکر: جی کردیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب والا! میں دوست کی اس تحریک کے جواب میں اتنی عرض کروں کہ یہ ڈاکٹرز میرے پاس بھی کئی مرتبہ آئے۔ہم نے اُن کے ساتھ بیٹھ کے بات کی۔تو ابھی سمری بن گئی ہے لیکن کابینہ کی منظوری کے لئے بھیجنا ہے۔آج صبح بھی وزیراعلیٰ صاحب سے بات ہوئی ہے اور وزیراعلیٰ صاحب نے اُن کے application پر sign کیئے ہیں۔سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی کو مارک کیا ہے کہ next cabinet جب بھی ہوگا آپ اس کو بھی ایجنڈے کا حصہ بنائیں۔تو میں سمجھتا ہوں کہ اُس کیبنٹ میں کوئی نہ کوئی فیصلہ اِنکے حق میں ہو جائے گا۔تو لہٰذا دوست اِس پر زور نہ دیں۔یہ گزارش ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! احسان شاہ نے جو گزارش کی ہے۔قابل قبول ہے ایک معنی میں لیکن

بات یہ ہے۔جو ڈیپارٹمنٹ ہے لائیواسٹاک یہ ہمارے صوبے کا میرے خیال میں سب سے اہم ترین ڈیپارٹمنٹ ہے۔اور ہماری لائیواسٹاک شاید انکا data ٹھیک نہ ہو۔ایک اندازے کے مطابق پہلے جو ہوا ہے۔تقریباً دوکروڑ ۱۷لاکھ ۷۳ ہزار ۲سو ۶ جانور ہمارے پاس صوبے میں تھے۔خشک سالی اور قحط سالی جو آئی ہے اس کی وجہ سے بہت سی ہماری مال مویشی ضائع ہوگئی ہے۔ایک معنی تباہ ہوگئی ہے۔اور مالدار لوگ اب بھیک مانگنے پر مجبور ہیں جناب اسپیکر! تو یہ ہمارے جو ڈاکٹر صاحبان ہیں جہاں تک بیروزگاری کی بات ہے۔تو جناب! میں یہاں پر ہاؤس کے سامنے ایک اور بات بھی کرنا چاہتا ہوں اس سے تھوڑی ہٹ کر کہ ہماری لائیواسٹاک جیسے کہ آپ کو بخوبی علم ہے بلکہ صوبے کے تمام معزز ممبران کو کہ یہ ہماری معیشت میں صوبے کی معیشت میں بہت اہم رول ہے۔لیکن آج تک اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی صرف یہ نہیں کہ ہم ان ڈاکٹروں کو روزگار دیں گے بلکہ بات یہ ہے کہ لائیواسٹاک بحیثیت اس صوبے کے ان کے وسیع وعریض رقبے کے اوران کے پاس بہت لمبی چوڑی چراگاہیں جو آپ سب دوست جانتے ہیں۔کہ ہمارے پاس ہیں اس پر کام نہیں ہوا ہے۔اس کے لئے properly کوئی ایکشن نہیں لیا گیا ہے۔اور اگرچہ ہمارے صوبے میں بار بار نشاندہی کراتے رہے ہیں اس اہم محکمے پر کوئی توجہ نہیں تو اس حوالے سے جناب اسپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پورے ملک میں جتنی لائیواسٹاک ہوگی اتنا ہی اس سے دوگنا اس کے برابر لائیواسٹاک ہمارے صوبے میں ہیں اور یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا صوبہ ملک کو گوشت کی پیداوار اور دوسرے دودھ مکھن اور جتنے بھی اس سے relate ہیں۔اس میں خود کفیل ہوگا لیکن بات یہ ہے کہ آج تک حکومتی بنچز کے دوست بیٹھے ہیں میں ان کو گوش گزار کروانا چاہتا ہوں کہ اس پہ توجہ نہیں دی گئی ہے۔اس کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے گئے ہیں۔اوراس کی نظراندازی یہاں تک ہے۔کہ دس سال سے کوئی بھی ویٹرنری ڈاکٹر سروس پر نہیں لگایا گیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ موسیٰ خیل ضلع اور آپ کا ژوب ضلع بارکھان ضلع پھر نیچے ہرنائی کی طرف آئیں گے لورالائی, قلعہ سیف اللہ کے کچھ حصے یہ تو ہماری مالداری کے اورمون سون کے رینج میں واقعی وہ علاقے ہیں جہاں پر واقعی ہمارے پاس مالداری ہوا کرتی تھی لیکن بات یہ ہے کہ آج وہ مالداروں کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی سہولت نہیں ان ڈاکٹروں کو جناب! میں ہاؤس کے سامنے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ جس طریقے سے کام کررہا

ہے۔اس سے بھی مطمئن نہیں جناب اسپیکر! اس ڈیپارٹمنٹ کو اس محکمے کو وہ کام کرنا چاہئے اس طریقے سے کام کرنا چاہئے کہ اس محکمے کی وجہ سے جیسے کانگو وائرس کی بات آتی ہے ہمارے لوگ متاثر ہوئے ہیں۔اور ان کو یہ پتہ نہیں جب ٹیلیویژن پر بات ہورہی تھی اور اسلام آباد میں جو آدمی بیٹھا ہوا تھا ان سے پوچھا گیا۔تو انہوں نے کہا کہ ہم نے فلاں قسم کی ویکسین بھیجی ہے صوبے کا منسٹر ہمارے ساتھ ہیں جب اس سے پوچھا گیا۔وہ کچھ اور کہہ رہا تھا۔متعلقہ محکمے کے ڈائریکٹر سے پوچھا گیا وہ کچھ اور بتا رہا تھا۔جب قلعہ سیف اللہ کے ضلعی ناظم سے پوچھا گیا۔وہ کچھ اور کہہ رہا تھا یعنی کہ اتنا اہم ترین محکمہ اور اس میں اس قسم کی نظر اندازی ٹریژری بنچز سے گورنمنٹ سے میری استدعا ہے کہ ان لوگوں کو روزگار دیں اور روزگار دینے کا مقصد صرف یہ نہیں کہ ہم ان کو نوکری پر لگا دیں تنخواہ دیں باقاعدگی سے ان سے ہر ضلع میں کام لیں ہر ضلع میں ان کے باقاعدہ دفتر زہوں اور باقاعدہ ان کے پاس ڈیٹا ہو اور باقاعدہ جو بھی آدمی آئے ان کے پاس اسکو ٹھیک ٹھیک بریف کرسکیں کہ اتنے ہمارے پاس ضلع میں حیوانات ہیں اور ان میں اس قسم کی بیماری پائی جاتی ہے۔اور ان کی روک تھام کے لئے ہم یہ کررہے ہیں۔اس طریقے سے ہم اس پر کام کررہے ہیں۔اور ٹھیک ٹھاک طریقے سے ہمارے صوبے کی معیشت میں یہ جو رول ادا کریں گا۔یہ ہمارے صوبے کے تمام جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں اس میں پیداواری طور پر منافع کے طور پر سب سے اہم محکمہ ہوگا۔تو اس بنیاد پر گزارش یہ ہے ٹریژری بنچز سے کہ ان دوستوں کی سمری جو ہے وہ اس طریقے سے جس طرح احسان شاہ صاحب نے کہا ہے کہ وہ آگے لے جائیں گے ان دوستوں کو ملازمتیں دی جائیں اور ساتھ ہی ساتھ اس محکمے کو مکمل طور پر فعال بنایا جائے اور ہر ضلع میں محکمہ کا عملہ موجود ہوں۔اور اس بنیاد پر نہیں کہ ایک ضلع میں لائیو اسٹاک آپ کے پاس سرے سے ہے نہیں وہاں پر بھی آپ کے پاس دو سو ملازمین ہوں اور جہاں آپ کے پاس دس لاکھ لائیو اسٹاک ہو وہاں آپ کے پاس دو آدمی ہو۔یہ بھی غلط ہے۔جہاں پہ لائیو اسٹاک ہے وہاں پر اس کو مکمل طور پر فعال اور ایک active محکمے کے طور پر ان کی ملازمتیں ہوں ان کے دفاتر ہوں اور ان کے کام ہوں اور باقاعدہ مالداروں کو فائدہ پہنچائیں۔میری یہی گزارشات تھیں۔

<u>جان محمد بلیدی</u>: جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس میں دو باتیں ہیں۔ایک تو بات ہورہی ہے ان

بیروزگاروں کی کہ جو دس سال سے پھر رہے ہیں اور over age ہو چکے ہیں دوسری بات یہ ہے۔ قومیں اس وقت ترقی کرتی ہیں جو اپنے وسائل کا صحیح استعمال کریں۔اور جو نیچرل ریسورس ان کو حاصل ہے جو قدرتی انڈسٹریز ان کو حاصل ہے۔اس کا صحیح طور پر ادراک کریں اور اس کو قوم کی بھلائی کے لئے بہتر طریقے سے استعمال میں لائیں۔ابھی صورتحال یہ ہے کہ بلوچستان جہاں انڈسٹری ویسے ہی نہیں تھوڑی بہت حب میں تھی اس کا بھی ستیاں ناس کیا جارہا ہے ایک پلاننگ کے تحت اور جو بنیادی انڈسٹری ہے بلوچستان کی وہ ہے لائیواسٹاک کی ایک بنیادی صنعت ہے اور ایک قدرتی جو کہ قدرت کی طرف سے ہمیں عطا ہوئی ہے ۔ فیڈرل گورنمنٹ نہ ہماری صوبائی گورنمنٹ اس پر کوئی سنجیدہ کوششیں کررہی ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج بھی بلوچستان کی لائیواسٹاک کو بہتر کرنے کی کوشش کی جائے بلوچستان کی لائیواسٹاک پر سنجیدہ عملدرآمد کیا جائے اس کی افزائش نسل کے حوالے سے باقاعدہ طور پر پلاننگ ہو اور جہاں جہاں لائیواسٹاک ہیں اسکی نسل کو بہتر کرنے کی کوشش کی جائے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے لوگ بیروزگار ہونگے نہ صرف یہ لوگ روزگار میں آجائیں گے بلکہ لاکھوں لوگ جو دیہاتوں اور پہاڑوں میں کدھری بھی زندگیاں گزارر ہے ہیں ان تمام کے لئے ایک قسم کی بہتری ہوگی۔اور میں سمجھتا ہوں کہ لائیواسٹاک بلوچستان کی جو زندگی ہے اس میں شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے ۔اور اس شہ رگ کو حکومت کو زیادہ سنجیدگی سے لینا چاہئے ایک تو یہ کہ ان لوگوں کو روزگار کے مواقع دیں دوسری اس صنعت کو بہتر کیا جائے جس سے ہمارے لوگوں کی زندگی اور موت وابستہ ہے۔شکریہ!

<u>شفیق احمد خان</u>: جناب اسپیکر! کوئٹہ شہر میں حیوانات کے لئے ایک ہسپتال جو کہ گھوڑا ہسپتال کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔اس کو ابھی میرے خیال میں بند کیا جارہا ہے۔کیونکہ وہاں کنسٹریکشن کا کام ہورہا ہے معلوم نہیں کون اس پر قبضہ کررہا ہے۔میں حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔کہ اس مسئلے پر غور کیا جائے اور اس کے جو ملازمین تھے۔۔اب وہاں کوئی شاذ و نادر ہی کوئی بندہ کام کررہا ہے۔اس کے حوالے سے کیونکہ پولٹری فارم میری اپنی فارمنگ ہے۔پچاس ہزار برائنڈز میرے پاس ہیں۔میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں کی جو فیڈمل ہے ۔وہ فیڈ صحیح طریقے سے نہیں بناتی ۔اور اس پر لائیواسٹاک کا کوئی کنٹرول نہیں ۔یعنی کوئی ڈاکٹر کی نگرانی نہیں جو فش اور بلڈمیل باہر سے لایا جاتا ہے اس کی وجہ سے بھی

ہمارے حیوانات متاثر ہورہے ہیں۔اس پر ہم نے پولیٹنگ فیڈمل کا جو پروجیکٹ تھا بی ڈی اے نے بنا کردیا تھا۔اس کواونے پونے داموں میں فروخت کیا گیا۔جس کوفروخت نہیں کرنا چاہئے تھا۔اب وہ اپنی من مانی سے بڑے مہنگے داموں پر فیڈ فروخت کررہے ہیں۔جس سے یہاں کے لوگ بھی متاثر ہورہے ہیں۔میری رائے ہے کہ اسکوبھی اس میں شامل کیا جائے۔اورگھوڑا ہسپتال کوفعال کیا جائے۔

جناب اسپیکر: اس میں یہ شامل نہیں ہوسکتا۔کیونکہ یہ تحریک التوا بیروزگار ویٹرنری ڈاکٹروں سے متعلق تھی اورحکومت نے یقین دہانی کرادی۔حکومت کی مثبت یقین دہانی پرتحریک نمٹادی جاتی ہے۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ, جناب عبدالرحیم زیارتوال , سردارمحمداعظم موسیٰ خیل, جناب عبدالمجیداچکزئی, جناب شفیق احمدخان ,اورمحترمہ سپوژمئی میں سےکوئی بھی معزز رکن اپنی مشترکہ تحریک التوانمبر۱۴۳پیش کریں۔

محمدنسیم تریالئی : جناب اسپیکر! مذکورتحریک التوانمبر۱۴۳ پر میں نے بھی دستخط کیا تھا۔لیکن میرانام اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: نسیم صاحب! آپ کے پاس جوکاپی ہےاس میں کیا آپ کا نام درج ہے؟

محمدنسیم تریالئی: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے پھر یہاں بریف میں غلطی سے درج نہیں کیا گیا ہے۔ریکارڈ کی درستگی کیلئے ان کانام بھی اس میں شامل کیا جاتا ہے۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ, جناب عبدالرحیم زیارتوال , سردارمحمداعظم موسیٰ خیل, جناب عبدالمجیداچکزئی, جناب شفیق احمدخان, محمدنسیم تریالئی اورمحترمہ سپوژمئی میں سےکوئی بھی معززرکن اپنی مشترکہ تحریک التوانمبر۱۴۳پیش کریں۔

مشترکہ تحریک التوانمبر۱۴۳

سردارمحمداعظم موسیٰ خیل: شکریہ جناب اسپیکر! ہم اسمبلی کےقواعدوانضباط کارمجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۷۰ کےتحت تحریک التوا کا نوٹس دیتے ہیں تحریک یہ ہے کہ ہر بجٹ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے حوالے سے ایک ایم پی اے کے لئے پانچ ملین روپے مختص کیے جاتے ہیں طویل مراحل کے بعد جون کے آخری

ایام میں ریلیز ہوتے ہیں اس لئے فنڈز کا لیپس ہونا لازمی امر ہے سال ۲۰۰۲ء-۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۳ء-۲۰۰۴ء۔ اور ۲۰۰۴ء کا فنڈ بھی لیپس ہو چکا ہے اراکین اسمبلی نے ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں مذکورہ لیپس شدہ فنڈ کی نشاندہی بھی کی جس کا صوبائی وزیر خزانہ نے دوبارہ ریلیز کرنے کا وعدہ کیا مگر تا حال لیپس شدہ فنڈز ریلیز نہیں کیے گئے ہیں جس کی وجہ سے ارکین اسمبلی کی تجویز کردہ اسکیمات نامکمل رہ گئی ہیں اور کروڑوں روپے کی جاری آن گوئنگ اسکیمات ضائع ہونے کا اندیشہ ہے دوسری جانب عوام میں بے چینی لازمی امر ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس عام نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ہر بجٹ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے حوالے سے ایک ایم پی اے کے لئے پانچ ملین روپے مختص کیے جاتے ہیں طویل مراحل کے بعد جون کے آخری ایام میں ریلیز ہوتے ہیں اس لئے فنڈز کا لیپس ہونا لازمی امر ہے سال ۲۰۰۲ء-۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۳ء-۲۰۰۴ء۔ اور ۲۰۰۴ء کا فنڈ بھی لیپس ہو چکا ہے اراکین اسمبلی نے ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں مذکورہ لیپس شدہ فنڈ کی نشاندہی بھی کی جس کا صوبائی وزیر خزانہ نے دوبارہ ریلیز کرنے کا وعدہ کیا مگر تا حال لیپس شدہ فنڈز ریلیز نہیں کیے گئے ہیں جس کی وجہ سے ارکین اسمبلی کی تجویز کردہ اسکیمات نامکمل رہ گئی ہیں اور کروڑوں روپے کی جاری آن گوئنگ اسکیمات ضائع ہونے کا اندیشہ ہے دوسری جانب عوام میں بے چینی لازمی امر ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس عام نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔ اس کی admissibility پر آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

شفیق احمد خان: جناب والا! یہ جو پانچ ملین ایک ایم پی ایز کو ملتے ہیں اور یہ کیونکہ جون کے آخر میں ہمیں ملے ہیں اس پر ہم نے ٹینڈر بھی کال کر دیے ہیں اور کافی حد تک کام ٹھیکیداروں نے مکمل کر لیا ہے اب چونکہ فنڈز لیپس ہو گئے ہیں اور ٹھیکیدار اس وجہ سے انہوں نے کام روک دیے کہ شاید یہ رقوم ہمیں نہ ملے اور پھر وہ ہمارے دروازے پر آ کر کھڑے ہوتے ہیں کہ بھئی آپ نے اپنے کام کروائے ہمیں یہ پیسے دلوایا جائے ہم کہتے ہیں کہ جناب والا! یہ لیپس رقم ہے انشاءاللہ جلد یہ ریلیز ہو جائیگی لیکن تا حال ہم نے چیف منسٹر صاحب سے بھی لکھوا کے بھیجا انہوں نے کہا کہ چونکہ فنانس سیکرٹری یہاں موجود نہیں ہیں ان کے آنے پر اس کارروائی پر علمدرآمد ہوگا ہمیشہ ہر سال یہ لیپس ہو جایا کرتے تھے اور جولائی کے پہلے ہفتے میں

دوبارہ ریلیز ہوجاتے تھے لیکن اس مرتبہ انہوں نے ابھی تک ریلیز نہیں کیے ہیں اس سے بڑی بے چینی ہے۔

جناب اسپیکر: اوکے۔آیا یہ تحریک منظور کی جائے؟ جواراکین تحریک بحث کی منظوری کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہوجائے۔تحریک کو قاعدہ نمبر ۵۷ کے تحت مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل ہے لہٰذا یہ تحریک مورخہ ۱۷ اکتوبر کے اجلاس میں دو گھنٹے بحث کے لئے منظور کی جاتی ہے۔( تالیاں )

سرکاری کارروائی

جناب اسپیکر: مولانا فیض اللہ صاحب وزیر زراعت وہ امداد باہمی اپنی قرارداد نمبر ۲۲ پیش کریں۔

مولانا فیض اللہ ( وزیر زراعت ): یہ ایوان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۱۴۴ کے تحت مجلس شوریٰ کو اختیار دیتا ہے کہ چونکہ آرڈیننس برائے تخم ربیج عوام الناس اور پرائیوٹ سیکٹر کی ضرورت پوری نہیں ہوسکتی لہٰذا وفاقی حکومت وزارت خوراک وزراعت امورحیوانات بلوچستان صوبائی حکومت کے مسودے سے قانون سازی کرے۔

جناب اسپیکر: قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۱۴۴ کے تحت مجلس شوریٰ کو اختیار دیتا ہے کہ چونکہ آرڈیننس برائے تخم ربیج عوام الناس اور پرائیوٹ سیکٹر کی ضرورت پوری نہیں ہوسکتی لہٰذا وفاقی حکومت وزارت خوراک وزراعت امورحیوانات بلوچستان صوبائی حکومت کے مسودے سے قانون سازی کرے ، جی مولانا صاحب اس کی admissibility پر آپ کچھ روشنی ڈالیں۔

مولانا فیض اللہ ( وزیر زراعت ): جناب اسپیکر! جو قرارداد میں نے یہاں پیش کی۔

( منظور منظور کی آوازیں )

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے؟ جو اراکین اس کی منظوری کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہوجائیں۔( قرارداد منظور کی گئی )

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۸ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

( اجلاس بارہ بجکر پچپن منٹ پر مورخہ ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۸ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا )